عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

رجب المرجب ۱۴۲۷ھ
اگست 2006ء
جلد ۱۰/۳۹
شمارہ ۷

توہین رسالت اور قادیانیت

فتنوں کا دور.... فتنہ کے وقت کیا کرنا چاہیے

امیر شریعت.... محافظ ختم نبوت

مسلمانوں کی پریشانی کے اسباب

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ

www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: mahanamalolaak@yahoo.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۷ .... جلد ۳۹/۱۰

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا عزیز الرحمن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفٰی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمودؒ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

کمپوزنگ: یوسف ہارون

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

توہین رسالت اور قادیانیت	ادارہ	3
پشاور میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام	ادارہ	5

مقالات ومضامین!

واقعہ معراج النبی ﷺ	مولانا قطب الدین	6
امیر المومنین حضرت امیر معاویہؓ	مولانا سلام اللہ	17
محافظ ختم نبوت	مولانا لال حسین اخترؒ	20
عالم آن لائن یا جاہل آن لائن	مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری	22
فتنوں کا دور..... فتنہ کے وقت کیا کریں	مولانا محمد سلمان منصور پوری	24
مسلمانوں کی پریشانی کے اسباب	ابو سجاد	28
یگانہ عصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	32

ردقادیانیت!

قادیانی مردہ	ادارہ	35
قادیانیوں کا کردار تاریخ کے آئینہ میں	مولانا عزیز الرحمن ثانی	38
کیا عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی	مولانا مشیر احمد	40

متفرقات!

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	44
تبصرہ کتب	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

توہین رسالت اور قادیانیت!

قادیانیوں کو ملک میں جس قدر آئین اور ماورائے آئین مراعات فراہم کی گئی ہیں۔ ان کا تذکرہ اکثر و بیشتر ان صفحات پر کیا جاتا رہا ہے۔ قانون ساز اداروں سے لے کر قانون نافذ کرنے والے اداروں تک ہر جگہ ان کے ہمدم و ہم ساز اور مونس و غم خوار موجود ہیں۔ جو ہر وقت ان پر ہونے والے فرضی مظالم کا رونا روتے رہتے ہیں اور انہیں ہر ممکن امداد پہنچانے کی فکر میں سرگرداں رہتے ہیں۔

توہین رسالت اور قادیانیت لازم و ملزوم ہیں۔ قادیانیت کی بنیاد ہی توہین رسالت پر رکھی گئی ہے اور اس کا خمیر گستاخیٔ رسول سے گوندھا گیا ہے۔ گزشتہ دنوں ملک میں ڈنمارک' ناروے اور دیگر ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا مسئلہ اٹھا جس پر پوری امت مسلمہ کی طرح پاکستان کے مسلمانوں نے بھی بھرپور احتجاج کیا۔ اس اندوہناک واقعہ کا غبار ابھی چھٹنے بھی نہ پایا تھا کہ ملک میں موبائل فون کے ذریعہ توہین آمیز پیغامات کی ترسیل کا سلسلہ چل نکلا جس میں ایس ایم ایس کے ذریعہ توہین رسالت پر مشتمل پیغامات ایک موبائل فون سے دوسرے موبائل فون پر بھیجے جانے لگے۔ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس کی اطلاع ملی تو اس کے خلاف فوراً اقدامات اٹھائے گئے۔ چنانچہ کراچی میں خو رشید احمد نامی شخص جس کے موبائل پر ایسے دو پیغامات موصول ہوئے تھے سے رابطہ کیا گیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی معیت میں بحیثیت مدعی انہوں نے توہین آمیز پیغام بھیجنے والے کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی۔ اس ایف آئی آر میں ساہیوال کے نواحی گاؤں میں رہنے والے منور احمد کو ملزم نامزد کیا گیا جو مبینہ طور پر قادیانی ہے۔ پولیس نے از خود کارروائی کرتے ہوئے قمر ڈیوڈ نامی ایک شخص کو گرفتار کرلیا اور اس کو بھی اس کیس میں ملزم کی حیثیت دی۔ لیکن اس کا ریمانڈ تک نہیں لیا گیا اور جیل کسٹڈی کردیا گیا۔ بعد ازاں ملزم منور احمد کو گرفتار کر کے کراچی لایا گیا۔ لیکن پولیس نے اسے بے جا مراعات فراہم کیں اور دوران تفتیش اسے رہا کردیا۔ ملزم کی بے جا رہائی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عدالت میں درخواست دائر کی جس پر متعلقہ عدالت نے ایکشن لیتے ہوئے پولیس کو بعض ہدایات جاری کیں۔ اس حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے درج ذیل پریس ریلیز جاری کیا:

توہین رسالت کے ملزم کی پولیس کی جانب سے رہائی کے خلاف دائر کردہ درخواست پر کارروائی

سیشن جج ساؤتھ نے احکامات جاری کئے کہ ملزم کو 26 جون کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے

ملزم نے اپنے موبائل فون سے مدعی کے موبائل فون پر توہین آمیز ایس ایم ایس پیغام بھیجا

"کراچی (پ ر) سیشن کیس 379/2006 میں توہین رسالت کے نامزد ملزم منور احمد کی پولیس کی جانب سے

رہائی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکیل منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ کی دائر کردہ درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے سیشن جج ساؤتھ محترمہ فرزانہ اقبال نے متعلقہ تفتیشی افسر کو احکامات جاری کئے ہیں کہ توہین رسالت کے کیس میں نامزد ملزم کو 26 جون 2006 کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے اور کیس کی تمام پولیس کارروائی بھی عدالت میں پیش کی جائے۔ تفصیلات کے مطابق ملزم منور احمد نے اپنے موبائل فون سے مدعی مقدمہ خورشید احمد کے موبائل فون پر توہین آمیز ایس ایم ایس پیغام بھیجا جس میں حضور ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ جس پر مدعی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے صدر تھانہ میں منور احمد کے خلاف زیر دفعہ 295-A، 295-C اور 298-A ایف آئی آر نمبر 127/2006 درج کرائی۔ پولیس نے ملزم قمر ڈیوڈ کو گرفتار کیا۔ اس سے موبائل کی سم (SIM) برآمد کی اور ساتھ ہی ساتھ ملزم منور احمد کو بھی گرفتار کیا۔ لیکن پولیس نے تفتیش کے دوران ہی ملزم منور احمد کو رہا کر دیا۔ اس رہائی کے خلاف مدعی نے درخواست دائر کی۔ مدعی کے وکیل منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ نے عدالت میں یہ موقف اختیار کیا کہ منور احمد اور قمر ڈیوڈ دونوں نے مل کر یہ گستاخانہ توہین آمیز ایس ایم ایس بھیجے ہیں۔ منور احمد اس مقدمہ میں نامزد ملزم ہے اور اس کے خلاف ثبوت کے طور پر بہت سی گواہیاں بھی موجود ہیں۔ اس لئے پولیس نے ملزم کو بددیانتی سے جان بوجھ کر رعایت دی اور دفعہ 169 کے تحت چھوڑ دیا جو کہ غلط ہے۔ منور احمد کے خلاف استغاثہ کے چار گواہوں نے بیانات ریکارڈ کروائے ہیں جن میں گواہان نے یہ بات کہی ہے کہ منور احمد کے نام سے ہی موبائل کمپنی میں اس فون نمبر کا ریکارڈ موجود ہے جس سے توہین آمیز ایس ایم ایس بھیجے گئے اور منور احمد ہی کے نام سے ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے۔ لہٰذا ملزم منور احمد اور قمر ڈیوڈ دونوں نے مل کر پا انتخب کے تحت یہ توہین آمیز پیغام بھیجے ہیں۔ اس لئے منور احمد کو بھی ملزم نامزد کیا جائے۔ منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ نے مزید کہا کہ پولیس نے ملزم قمر ڈیوڈ کو 24 مئی 2006 کو گرفتار کیا اور 25 مئی کو اسے متعلقہ جوڈیشل مجسٹریٹ کے روبرو ریمانڈ کے لئے پیش کیا۔ لیکن اس ریمانڈ پیپر میں ایف آئی آر میں نامزد ملزم منور احمد کی گرفتاری یا عدم گرفتاری کا کوئی تذکرہ موجود نہیں تھا۔ حالانکہ نامزد ملزم کو اگر گرفتار نہ کیا گیا ہو تو ریمانڈ پیپر میں اس کی عدم گرفتاری ظاہر کرنا ضروری ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس کی شروع ہی سے یہ کوشش تھی کہ ملزم منور احمد کو بے جا رعایت دی جائے۔ اس پر سیشن جج ساؤتھ محترمہ فرزانہ اقبال نے متعلقہ تفتیشی افسر کو احکامات جاری کئے کہ توہین رسالت کے کیس میں نامزد ملزم منور احمد کو 26 جون 2006 کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے اور کیس کی تمام پولیس کارروائی بھی عدالت میں پیش کی جائے۔''

اس موقع پر ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ پولیس کا اس قسم کے ماورائے آئین اقدامات کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر قانونی مراعات فراہم کرنا آئین اور قانون کی خلاف ورزی اور اسلام اور پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ کیا پاکستان کو قادیانیت کے فروغ و تحفظ کے لئے قائم کیا گیا تھا؟۔ پاک دامن مسلم خواتین نے اپنی عصمتیں اس لئے لٹائی تھیں کہ ملک میں قادیانیت کا راج ہو؟۔ لاکھوں افراد نے بے گھر ہونا اس لئے گوارا کیا تھا کہ مرزائیوں کو ڈھیل دی جائے اور

ان کے غیر قانونی' اسلام دشمن اور توہین رسالت پر مشتمل اقدامات کو قانون نافذ کرنے والے ادارے تحفظ فراہم کریں؟۔ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ہم یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ پولیس نے ملزم منور احمد کو آخر کیوں رہا کیا؟۔ پولیس کے اس اقدام نے اس کی کارکردگی اور وابستگی پر ایک ایسا سوالیہ نشان لگادیا ہے جس کی وضاحت ارباب اقتدار اور محکمہ پولیس کے کارپردازوں کے ذمہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ توہین رسالت جیسے سنگین جرم میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کا ثبوت ملنے کے بعد ان کے خلاف کارروائی حکومت کا آئینی و قانونی فریضہ ہے۔حکومت کو ایسے افراد کو جلد سے جلد اور سخت سے سخت سزا دے کر ملک کو انتشار و انارکی میں مبتلا ہونے سے بچانا چاہیے۔یہی آئینی تقاضا اور عوامی مطالبہ ہے۔جس کا جلد از جلد پورا کیا جانا ملکی اور قومی مفاد میں ہے۔

پشاور میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام

میں مسمی طاہر احمد ولد مقبول شاہ ساکن آچینی پایاں پشاور پیدائشی مرزائی تھا جس کے باعث مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ کا مکمل طور پر پیروکار تھا اور مرزا قادیانی کے ہر قسم کے دعاوی کی تصدیق کرتے ہوئے جماعت مرزائیہ کے ساتھ پوری طرح وابستہ رہا۔چونکہ مجھے امریکی شہریت حاصل تھی۔ایک طویل عرصہ کے بعد وطن واپسی ہوئی۔ اب یہاں آکر علاقہ کے علمائے کرام اور عام مسلمانوں سے ملاقاتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے جملہ دعاوی میں جھوٹا اور کذاب تھا۔اس کے مطبوعہ لٹریچر کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ کذاب مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی میں شرافت کی نشانی تک بھی موجود نہ تھی اور قادیانی جماعت کی ساری عمارت دجل وفریب اور دھوکے کا مکمل گورکھ دھندا ہے اور یہ جماعت حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ شجر خبیثہ ہے۔آج میں بمعہ اہلیہ اور دو بچیوں کے بغیر کسی دباؤ اور لالچ کے قادیانیت کے کفر سے مکمل برأت کا اعلان کرتے ہوئے محمد عربی ﷺ کے دامن اقدس واطہر سے مکمل وابستگی کا اعلان کرتا ہوں۔محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہدایت ہے اور اسلام ہی دین حق ہے۔قرآن مجید اور ارشادات رسول کریم ﷺ کے مطابق سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ جل شانہ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا اور قرب قیامت میں دین اسلام کی نصرت کی خاطر آپ آسمان سے دنیا میں نزول فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر علمائے کرام اور علاقہ کے مسلمانوں کی موجودگی میں اسلام قبول کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے میری اہلیہ اور بچیوں کو دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائیں۔میں علمائے کرام اور مسلمانان علاقہ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں کا بے حد ممنون ہوں جن کے پرخلوص تعاون سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔الحمدللہ آج صبح میں نے مقامی پولیس کے افسروں کی موجودگی میں بھی اپنے دستخطوں سے قبول اسلام اور قادیانیت کے کفر کا اظہار کیا ہے۔میری آپ سے درخواست ہے کہ میرے حق میں اسلام پر مکمل استقامت کی دعا فرمایا کریں۔اللہ تعالیٰ دیگر گمراہ مرزائیت سے وابستہ افراد کو بھی ہدایت سے نواز کر اسلام قبول کرنے کی ہمت عطا فرمائیں۔

واقعہ معراج النبی ﷺ!

مولانا قطب الدین

انبیاء علیہم السلام انسانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ لیکن بعض منکرین یہ کہتے ہیں کہ یہ نبی کیسے ہوسکتے ہیں۔ جب کہ یہ کھاتے بھی ہیں اور پیتے بھی ہیں۔ اس لئے اللہ رب العزت انہیں معجزات عطاء فرماتا ہے کہ ان کی بشریت کی وجہ سے کوئی دھوکہ نہ کھائے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ بشر اور انسان ہونے کے باوجود اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ معجزہ اللہ کا فعل ہوتا ہے۔ جو نبی کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے۔ معجزہ نبوت کی دلیل اور برہان ہوتا ہے۔ ہر نبی کے چھوٹے بڑے بہت سارے معجزات ہیں۔ علمائے نصاریٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے ستائیس ۲۷ معجزات گنائے ہیں۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے معجزات بے شمار ہیں۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ایک ہزار تک ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک ہزار دو سو تک ہیں اور بعض علماء نے آپ ﷺ کے معجزات کی تعداد بہت زیادہ ہے اور حق یہ ہے کہ آپ ﷺ کا ہر قول اور ہر فعل اور ہر حال عجیب وغریب حکمتوں سے پر ہونے کی وجہ سے معجزہ ہی ہے۔ بہر حال ہمارے نبی ﷺ کے معجزات تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے زیادہ ہیں۔

آپ ﷺ کی صورت آپ ﷺ کی سیرت، آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ، آپ ﷺ کے اعمال حسنہ اور آپ ﷺ کے کمالات علمیہ وعملیہ ہیں۔

☆ قرآن کریم آپ ﷺ کا سب سے بڑا علمی معجزہ ہے۔

☆ ... انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کرنا۔

☆ ..... آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمہ کا ابل پڑنا۔

☆ تھوڑے سے طعام میں پورے لشکر کی سیری ہو جانا۔

☆ ... آپ ﷺ کے بلانے سے درختوں کا حاضر ہونا۔

☆ ... شجر وحجر کا آپ ﷺ کو سلام کرنا۔

☆ .. آپ ﷺ کے دست مبارک میں سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا وغیرہ ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے خدا کے دین کے سلسلہ میں ابتلاء آزمائش کی سب منزلیں طے کیں۔ شعب ابی طالب کی محصوری میں اور سفر طائف میں مصائب وشدائد کا برداشت کرنا انتہا کو پہنچ گیا۔ راہ خدا میں ذلت اور رسوائیوں کو برداشت کرنے کا صلہ عزت ورفعت اور معراج وترقی ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسراء ومعراج کی

عزت سے سرفراز فرمایا اور آپ ﷺ کو اس قدر بلند کیا کہ افضل الملائکہ جبرائیل امین علیہ السلام بھی پیچھے اور نیچے رہ گئے۔ یعنی عرش عظیم تک یہ رفعت و بلندی یہ شرف و کرامت کسی بھی نبی کے حصہ میں نہیں آئی اور حق کی آواز دبانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ آواز لگانے والوں کا مقام کیا ہوتا ہے۔

واقعہ کی تفصیلات

قرآن مجید میں اس واقعہ کا بہت ہی مختصر ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''وہ پاک (ذات) ہے جو اپنے بندے (محمد ﷺ) کو شب کے وقت مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد (یعنی ملک شام میں) ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں۔ لے گیا تاکہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات (قدرت) دکھلادیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں۔'' (بیان القرآن)

احادیث میں البتہ اس واقعہ کی تفصیل آئی ہے۔ اس مبارک اور عظیم سفر کے دو حصے ہیں۔ ایک مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا جسے ''اسراء'' کہتے ہیں۔ دوسرا مسجد اقصیٰ سے عرش عظیم تک کا اسے ''معراج'' کہتے ہیں۔ اس پورے سفر کو اسراء و معراج کہتے ہیں۔

مسجد حرام سے روانگی

ایک رات حضور اقدس ﷺ حضرت ام ہانیؓ کے مکان میں آرام فرما رہے تھے۔ نیم خوابی کی حالت تھی کہ یکایک چھت پھٹی اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام فرشتوں کے ساتھ اترے اور آپ ﷺ کو جگا کر مسجد حرام کی طرف لے گئے۔ وہاں جاکر آپ حطیم میں لیٹ گئے اور سو گئے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام فرشتوں نے آکر آپ ﷺ کو جگایا۔ پیر زمزم پر آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کر کے قلب اطہر کو زمزم سے دھویا اور اس میں ایمان وحکمت کو بھر کر سینہ مبارک کو ٹھیک کیا اور دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی۔ اس کے بعد براق لایا گیا۔ براق ایک بہشتی جانور کا نام ہے جو خچر سے کچھ چھوٹا اور حمار سے کچھ بڑا۔ سفید رنگ اور برق رفتار تھا۔ جس کا ایک قدم حد نگاہ پر پڑتا تھا۔ حضور اقدس ﷺ اس پر سوار ہوئے۔ حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام آپ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ اس شان کے ساتھ آپ ﷺ روانہ ہوئے۔

دوران سفر کے واقعات

1..... سفر کے دوران جبرائیل امین علیہ السلام کے کہنے پر حضور اقدس ﷺ نے چار جگہوں پر اتر کر نماز پڑھی۔ مدینہ میں، وادی سینا میں، شجرۂ موسیٰ کے قریب، مدین (حضرت شعیب کا مسکن) میں اور مقام بیت اللحم (جائے ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں)۔

۲...... سفر کے دوران آپ ﷺ کا گذر ایک بڑھیا پر (جو دنیا تھی) ایک بوڑھے پر جو (شیطان تھا) ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے ان کی طرف توجہ نہیں کی اور آگے بڑھے۔

۳...... تو آپ ﷺ کا گذر ایک جماعت پر ہوا۔ جس نے ان الفاظ میں آپ ﷺ کو سلام کیا۔ السلام علیک یا اوّل، السلام علیک یا آخر، السلام علیک یا حاشر۔ یہ حضرات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت تھی۔ آپ ﷺ نے ان کا جواب دیا۔

۴...... سفر میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۵...... سفر کے دوران آپ ﷺ نے غیبت کرنے والوں اور لوگوں کی آبرو پر حرف گیری کرنے والوں کا تانبے کے ناخن سے اپنے چہروں اور سینوں کو چھیلتے دیکھا۔

۶...... سودخوروں کو نہر میں تیرتے ہوئے اور پتھروں کو لقمہ بنابنا کر کھاتے دیکھا۔

۷...... آپ ﷺ نے ایک ایسی قوم کو دیکھا جو ایک ہی دن میں تخم ریزی بھی کرتی تھی اور فصل بھی کاٹ لیتی تھی۔ کاٹنے کے بعد کھیتی پھر پہلے جیسی ہو جاتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کے دریافت کرنے پر جبرائیل امین علیہ السلام نے بتایا کہ یہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ ان کی ایک نیکی سات سو نیکی سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطاء فرماتا ہے۔

۸...... آپ ﷺ نے دیکھا کہ فرض نماز سے کاہلی کرنے والوں کے سر پتھروں سے کچلے جارہے ہیں۔ سر پھر پہلے جیسے ہو جاتے ہیں اور پھر کچلے جاتے ہیں۔

۹...... مالوں کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی شرمگاہوں پر آگے پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے اور وہ اونٹ و بیل کی طرح چر رہے تھے اور ضریع و زقوم (یعنی کانٹے اور جہنم کے پتھر) کھا رہے تھے۔

۱۰...... آپ ﷺ نے زانی مردوں و عورتوں کو دیکھا کہ وہ پکا ہوا گوشت چھوڑ کر سڑا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔

۱۱...... آپ ﷺ نے دیکھا کہ حقوق اور امانت ادا نہ کرنے والوں نے لکڑیوں کا گٹھا جمع کر رکھا ہے۔ جس کو اٹھانے کی طاقت ان میں نہیں ہے۔ اس کے باوجود اس میں اور لکڑیاں لا کر جمع کر رہے ہیں۔

۱۲...... آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایسے واعظوں کی زبانوں اور لبوں کو لوہے کی قینچی سے کاٹا جارہا تھا جو دوسروں کو نصیحت کرتے تھے۔ لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے اور لوگوں کو گمراہی میں ڈالتے تھے۔

یہ سارے واقعات ہماری عبرت کے لئے دکھائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رذائل سے ہماری حفاظت فرمائے اور مرضیات پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ نشر الطیب میں حضرت تھانویؒ نے عالم برزخ کے چند مزید واقعات تحریر فرمائے

ہیں۔ ان کا خلاصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

۱۳..... آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک چھوٹے پتھر سے ایک بڑا بیل پیدا ہوتا ہے۔ وہ بیل اس پتھر میں دوبارہ جانا چاہتا ہے۔ لیکن جا نہیں سکتا۔ یہ اس شخص کی مثال تھی جو ایک ایسی بات منہ سے نکالتا ہے۔ جس کو واپس لینے پر وہ قادر نہیں ہے اور اسے نادم ہونا پڑتا ہے۔

۱۴..... پھر آپ ﷺ کا گذر ایک وادی پر ہوا۔ جہاں پاکیزہ ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو تھی اور ایک آواز سنی۔ یہ آواز جنت کی آواز تھی۔ کہتی ہے کہ اے رب جو مجھ سے وعدہ کیا ہے مجھ کو دیجئے۔ یعنی جنتیوں کو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ ہر مسلم و مسلمہ اور ہر مومن و مومنہ اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور میرے ساتھ شرک نہ کرے۔ اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جنت نے کہا کہ میں راضی ہوگئی۔

۱۵..... پھر آپ کا گذر ایک ایسی وادی پر ہوا۔ جہاں آپ ﷺ نے بدبو محسوس کی اور ایک وحشت ناک آواز سنی۔ یہ جہنم تھی جو کہہ رہی تھی کہ اے رب مجھ سے جو وعدہ کیا ہے۔ (یعنی دوزخیوں سے بھرنے کا) مجھ کو عطاء فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مشرک و مشرکہ اور ہر کافر و کافرہ اور ہر متکبر معاند جو یوم حساب پر یقین نہیں رکھتا اس کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ دوزخ نے کہا کہ میں راضی ہوگئی۔

۱۶..... آپ کے سفر کے دوران ایک نے دائیں طرف سے اور ایک نے بائیں طرف سے پکارا اور اسی میں یہ بھی ہے کہ ایک عورت پر نظر پڑی۔ جس پر ہر قسم کی آرائش ہے۔ اس نے بھی آواز دی۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلا، یہود کا داعی تھا۔ دوسرا نصاریٰ کا داعی تھا اور وہ عورت دنیا تھی۔ اگر آپ ﷺ ان کا جواب دیتے تو آپ کی امت یہودیت، نصرانیت اور دنیا کو ترجیح دینے والی ہوتی۔

بعض واقعات کے بارے میں حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ واقعات بعد عروج پیش آئے اور بعض کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان واقعات کے بارے میں کوئی تصریح نہیں کہ عروج کے پہلے پیش آئے یا عروج کے بعد۔ بہر حال چونکہ یہ تمام واقعات عالم مثال کی تمثیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان تمام واقعات کو اس جگہ تحریر کیا جا رہا ہے۔ جن واقعات کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ بعد عروج پیش آئے۔ ان کا خلاصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

۱۷..... پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا اور وہاں بہت سے خوان لگے ہوئے تھے۔ جن پر پاکیزہ گوشت رکھا ہے۔ مگر اس خوان پر کوئی نہیں اور دوسرے خوانوں پر سڑا ہوا گوشت رکھا ہے۔ جس پر بہت سے آدمی بیٹھے کھا رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو حلال کو چھوڑ کر حرام کھاتے ہیں۔

۱۸..... آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا۔ جن کے پیٹ کوٹھڑیوں جیسے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی اٹھتا ہے فوراً گر پڑتا ہے۔ یہ سود خور لوگ تھے۔

۱۹..... آپ ﷺ نے یتیموں کا مال ظلماً کھانے والوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ اونٹ کے سے تھے اور جن کے اسفل سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔

۲۰..... آپ ﷺ نے زنا کرنے والیوں کو دیکھا کہ وہ پستانوں سے (بندھی ہوئی) لٹک رہی تھیں۔

۲۱..... آپ ﷺ نے چغل خور اور عیب چینی کرنے والوں کو دیکھا کہ ان کے پہلو کا گوشت کاٹ کر انہیں کو کھلایا جا رہا تھا۔

وہ واقعات جن کے بارے میں کوئی تصریح نہیں کہ قبل عروج پیش آئے یا بعد عروج ان کو یہاں درج کیا جا رہا ہے۔

۲۲..... معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا گذر بعض ایسے نبیوں پر ہوا۔ جن کے ساتھ بڑا مجمع تھا اور بعض ایسے نبیوں پر ہوا جن کے ساتھ چھوٹا مجمع تھا اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ آپ ﷺ کا گذر ایک بڑے مجمع پر ہوا۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت تھی۔ جبرائیل علیہ السلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا کہ اتنا عظیم الشان مجمع تھا کہ سب آفاق کو گھیر رکھا تھا۔ یہ حضور اقدس ﷺ کی امت تھی اور حضور ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ کی امت میں ان کے علاوہ ستر ہزار اور ہیں۔ جو جنت میں بے حساب داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو داغ نہیں لگاتے اور جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہمیں ایمان کی حقیقی دولت عطاء فرما کر اپنے رضا والے اعمال میں لگنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اس لئے اس موقع پر ان واقعات کو عالم مثال میں دیکھایا گیا ہے۔

بیت المقدس

الغرض ان واقعات کا مشاہدہ کرتے ہوئے حضور پرنور ﷺ بیت المقدس پہنچے اور براق سے اتر کر براق کو باندھا۔ بعد ازاں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ وہاں حضور اقدس ﷺ کے استقبال کے لئے حضرات انبیاء علیہم السلام پہلے سے انتظار میں تھے۔ کچھ دیر نہ گذری کہ ایک موذن نے اذان دی اور پھر اقامت کہی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر امامت کے لئے آگے بڑھایا اور آپ ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ نماز سے فارغ ہونے پر جبرائیل امین علیہ السلام نے فرمایا کہ جتنے نبی مبعوث ہوئے ہیں ان سب نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارواح انبیاء علیہم السلام سے ملاقات فرمائی۔ سب نے اللہ کی حمد و ثناء کی۔

آپ ﷺ جب باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سامنے تین پیالے پیش کئے گئے۔ پانی کا، دودھ کا اور شراب کا۔ آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ اختیار فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے دین فطرت کو اختیار

کیا۔شراب کو لیتے تو آپ ﷺ کی امت گمراہ ہو جاتی اور پانی کو اختیار فرماتے تو غرق ہو جاتی۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے شہد کا پیالہ بھی پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس میں سے بھی کچھ نوش فرمایا۔

آسمانوں کی طرف عروج

اس کے بعد زمرد اور زبرجد کی جنتی سیڑھی لائی گئی۔حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر میں نے کوئی سیڑھی نہیں دیکھی۔بعض علماء کرام کا قول ہے کہ حضور اقدس ﷺ براق پر سوار ہو کر اسی سیڑھی سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔

پہلے آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام دائیں جانب کی صورتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے فرمایا کہ دائیں جانب ان کی نیک اولاد کی صورتیں ہیں۔جو اصحاب یمین اور اہل جنت ہیں۔بائیں جانب اولاد بد کی صورتیں ہیں۔یہ اصحاب شمال اور اہل نار ہیں۔

دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے۔تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے۔چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے۔پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے۔چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت معمور سے پشت لگائے بیٹھے تھے۔بیت معمور فرشتوں کا قبلہ ہے۔اگر یہاں سے کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو ٹھیک خانہ کعبہ پر آ جائے گی۔روزانہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے ہیں۔پھر ان کی دوبارہ نوبت نہیں آتی۔آپ ﷺ ہر نبی کو سلام کرتے اور جواب لیتے آگے بڑھتے گئے۔

آسمانوں میں مخصوص انبیاء سے ملاقات کی حکمت

حضور ﷺ کی انہیں چند حضرات انبیاء سے ملاقات کیوں ہوئی۔علماء فرماتے ہیں کہ انہیں چند حضرات انبیاء علیہم السلام سے ملاقات میں ان خاص حالات کی طرف اشارہ تھا۔جو بعد میں حضور اقدس ﷺ کو پیش آئے۔علماء تعبیر کا قول ہے کہ جس نبی کو خواب میں دیکھے اس کی تعبیر یہ ہے کہ ان جیسے حالات اس کو پیش آئیں گے۔حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے زمین کی طرف ہجرت کی اسی طرح حضور ﷺ مکہ المکرمہ سے مدینۃ المنورہ کی طرف ہجرت فرمائیں گے اور حضور ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام کی طرح وطن مالوف کی جدائی شاق گذرے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ سے زیادہ قریب ہیں۔ان کے اور نبی پاک ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اخیر زمانہ میں دجال سے مقابلہ کریں گے اور امت محمد ﷺ میں ایک مجدد کی حیثیت سے شریعت محمد ﷺ کو جاری فرمائیں گے اور قیامت کے دن تمام اولین و آخرین کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کبریٰ کی درخواست کریں گے۔حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلیرے بھائی ہیں۔اس

ملاقات میں یہود کی تکالیف کی طرح اشارہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضور ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ مگر جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود بے بہبود کے شر سے محفوظ رکھا۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ حضور ﷺ کی بھی حفاظت فرمائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے جس طرح اپنے بھائیوں سے تکلیف اٹھائی۔ مگر ان سے درگذر کا معاملہ فرمایا۔ اسی طرح حضور اقدس ﷺ قریش سے تکلیفیں اٹھائیں گے۔ لیکن ان کو معاف فرمائیں گے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فتح مکہ کے دن سب کو معاف فرمادیا۔ نیز امت محمدیہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت پر جنت میں داخل ہوگی۔

آپ ﷺ حضرت ادریس علیہ السلام کی طرح سلاطین کو دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائیں گے۔ حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات میں اسی کا اشارہ تھا۔

حضرت ہارون علیہ السلام کے ارشاد پر سامری اور گوسالہ پرستوں نے عمل نہ کیا۔ جس کی سزا میں وہ قتل کردیئے گئے۔ اسی طرح جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے ستر سردار مارے گئے اور ستر قید کئے گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک شام میں جہاد وقتال کیا تھا اور اللہ نے آپ علیہ السلام کو کامرانی عطاء کی تھی۔ پھر یہ ملک حضرت یوشع علیہ السلام کے ہاتھ پر فتح ہوا تھا۔ اسی طرح حضور اقدس ﷺ شام میں غزوہ تبوک میں تشریف لے جائیں گے۔ حضور ﷺ جب شام چلے گئے تو دومۃ الجندل نے جزیہ دے کر حضور ﷺ سے صلح کر لی اور یہ ملک حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بانی کعبہ ہیں۔ اس لئے اس ملاقات میں حجۃ الوداع کی طرف اشارہ تھا۔ علماء تعبیر کے نزدیک کوئی خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کرے تو یہ حج کی بشارت ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ

بیت معمور میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور اقدس ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا۔ یہ ایک بیری کا درخت ہے۔ زمین سے جو چیز اوپر جاتی ہے۔ وہ یہاں آکر منتہی ہوتی ہے۔ پھر اوپر اٹھائی جاتی ہے اور ملاء اعلیٰ سے جو چیز نیچے اترتی ہے۔ وہ سدرۃ المنتہیٰ پر آکر ٹھہرتی ہے۔ پھر نیچے اترتی ہے۔ اس لئے اس کا نام سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ یہاں حضور ﷺ نے عجیب وغریب انوار وتجلیات کا مشاہدہ کیا اور بے شمار فرشتے، سونے کے پتنگے اور پروانے دیکھے۔ جو سدرۃ المنتہیٰ کو گھیرے ہوئے تھے۔ اسی مقام پر حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھی ان کی اصل صورت میں دیکھا۔

جنت وجہنم کا مشاہدہ

جنت سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سدرۃ المنتہیٰ پر عجیب وغریب الوان اور رنگتیں دیکھیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا تھی۔ پھر میں جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا کہ اس کے گنبد موتیوں کے تھے اور مٹی مشک کی تھی۔ آپ ﷺ نے جہنم کو بھی دیکھا۔

مقام حریف الاقلام

اس کے بعد حضور ﷺ حریف الاقلام تک پہنچے۔ لکھنے کے وقت قلم کی جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسے حریف الاقلام کہتے ہیں۔ قضاء وقدر کے قلم مشغول کتابت تھے۔ یہ مقام گویا تدابیر الٰہی اور تقادیر خداوندی کا مرکزی دفتر اور صدر مقام ہے۔

بارگاہ قدس میں

پھر حضور ﷺ کی سواری کے لئے ایک رفرف (یعنی ایک سبز مخملی مسند) آئی۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے اور مقام حریف الاقلام سے چل کر اور سارے حجابات کو طے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے۔ حضرت انسؓ بن مالکؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ”میرے لئے آسمانوں کا ایک دروازہ کھولا گیا اور میں نے نور عظیم (یعنی نور الٰہی) کو دیکھا اور پردہ میں سے موتیوں کی ایک رفرف کو دیکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے جو کلام کرنا چاہا وہ مجھ سے کلام فرمایا۔“ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو رویت قلبی اور رویت بصری دونوں حاصل ہوئیں۔ یہ وہ مقام بلند تھا کہ اس تک کسی کی رسائی نہیں ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ جب مقام دنیٰ و تدلی اور حریم قرب میں پہنچے تو بارگاہ بے نیاز میں سجدہ نیاز ادا کیا ﷺ۔

مدارج معراج

ابن منیر فرماتے ہیں کہ (سات آسمانوں تک) سات معراجیں ہوئیں۔ آٹھویں معراج سدرۃ المنتہیٰ تک ہوئی۔ اس میں فتح مکہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو ۸ ہجری میں ہوا۔ نویں معراج سدرۃ المنتہیٰ سے مقام حریف الاقلام تک ہوئی۔ اس معراج میں غزوۂ تبوک کی طرف اشارہ تھا۔ جو ۹ ہجری میں پیش آیا اور دسویں معراج رفرف اور مقام قرب اور دنو تک ہوئی۔ جہاں دیدار خداوندی ہوا اور کلام ربانی سنا۔ اس دسویں معراج میں چونکہ لقاء خداوندی حاصل ہوا۔ اس لئے اس میں اشارہ تھا کہ ہجرت کے دسویں سال حضور ﷺ کا وصال ہوگا اور خداوند ذوالجلال کا لقاء ہوگا اور آپ ﷺ دنیا کو چھوڑ کر رفیق اعلیٰ سے جاکر ملیں گے۔ (ﷺ)

امور راز و نیاز

یہاں تک تو واقعہ کی مختصر روداد ہوئی۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ خداوند ذوالجلال نے اتنے مقام قرب تک کیوں بلایا؟۔ کیا کہنا تھا؟۔ کیا دیا تھا؟۔ راز و نیاز میں کیا باتیں ہوئیں؟۔ یہ خدا جانے یا احمد ﷺ جانے ہمیں تو بس اتنی بات معلوم ہے کہ اللہ نے کلام کیا جو کرنا چاہا تھا۔ حضور ﷺ نے وہ سنا جسے سنانے کے لئے بلایا گیا تھا۔ جو کہنا تھا کہا گیا۔ جو سننا تھا وہ سنا گیا۔ جسے نہ ہم جانیں نہ جبرائیل علیہ السلام نہ کوئی اور۔ بلا کر کیا دیا گیا؟۔ کیا عنایات ہوئیں؟۔ کیا الطاف تھے اور کیا عطایا تھے۔ اس کو بھی کوئی اور بتا نہ سکے۔ معاملہ راز و نیاز کا تھا۔ اس لئے کوئی اور جاننا بھی چاہے تو کیا جان سکے۔

سب کو بتانا ہی مقصود ہوتا تو پھر پردہ راز میں کیوں رکھا جاتا اور پھر تخلیۂ خاص میں بلانے کی ضرورت بھی کیا تھی۔ وحی کے ذریعہ بتایا جاتا۔ اس لئے کسی نے جانا بھی تو اتنا ہی جانا کہ اس نے کچھ نہیں جانا۔

اس حریم قدس میں سب کچھ بھلایا جاسکتا ہے اور امکان بھی بھلائے جانے کا تھا۔ لیکن اس بھلائے جانے کے موقع پر بھی جو چیز بھلائی نہ جاسکی وہ یہ تھی کہ: ''مخلوق پر کمال شفقت تھی۔'' جو خدا کی طرف سے بندوں کی طرف متوجہ ہوئی اور نجات امت کی بات تھی جو رسول خدا کی طرف سے یاد رکھی گئی۔ عرش پر خدا اپنے بندوں کو اور نبی اپنی امت کو یاد رکھیں اور فرش پر بندے اپنے خدا کو اور امتی اپنے نبی کو یاد نہ رکھیں یہ کتنی حرماں نصیبی کی بات ہے۔ ہاں! جو بات بندوں اور امتیوں سے متعلق تھی۔ اسے پردہ راز سے باہر نکالا گیا اور امت تک پہنچایا گیا۔ اس کا تقاضہ یہ ہے کہ عرش خداوندی پر طے شدہ امور کو بندے اپنے لئے سرمہ چشم بنالیں۔ اسے دل سے لگالیں اور اس کی ایسی قدر کریں۔ جیسا کہ اس کا حق ہے اور خدانہ کرے کہیں ناقدری ہوئی تو یہ مجرمانہ ناقدری ہوگی۔ جو بڑی سے بڑی سزا کا مستحق بنا سکتی ہے۔

عطیات معراج

جو چیزیں اس اہم تقریب کے موقع پر عطاء کی گئیں ان میں سے چند ایمان و بشارت سے تعلق رکھتی ہیں۔ چند اعمال سے تعلق رکھتی ہیں۔ چند چیزیں دعاء سے اور چند چیزیں دعوت دین سے تعلق رکھتی ہیں۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ حق جل شانہ نے حضور اقدس ﷺ کو تین عطیے مرحمت فرمائے۔

۱۔ پانچ نمازیں

۲۔ خواتیم سورۂ بقرہ (یعنی سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں)

۳۔ شرک سے اجتناب پر کبائر سے درگذر۔ یعنی حضور ﷺ کی امت میں جو شخص بھی خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے کبائر سے درگذر فرمائے گا۔ یعنی گناہ کبیرہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس کو کافروں کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا۔ ان میں سے کسی کی معافی انبیاء کی شفاعت سے ہوگی۔ کسی کی معافی فرشتوں کی شفاعت سے اور کسی کو اللہ تعالیٰ رحمت خاصہ سے معاف کرے گا۔ بہر حال جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ بالآخر جہنم سے نکالا جائے گا۔ ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے خاص کر سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عنایت فرمائیں۔ جو آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دی گئیں۔ سورۂ فاتحہ میں ہدایت کی طلب ہے تو سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں میں اللہ کی کمال رحمت ولطف وعنایت کا اور امت کے لئے تخفیف وسہولت کا اور عفو ومغفرت کا اور کافروں کے مقابلہ میں فتح ونصرت کا مضمون آگیا ہے۔ جو دعاء کے رنگ میں امت کو اس کی تعلیم دی گئی ہے کہ اس کو مانگا جائے۔

سب سے اہم عطیہ نماز

معراج کا خاص تحفہ امت کے لئے نماز ہی ہے۔ بلکہ اللہ کے نبی ﷺ نے نماز کو مومنین کی معراج فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امت کے لئے پچاس وقت کی نمازوں کا حکم دیا۔ حضورﷺ ان عطایا کو لے کر واپس ہوئے۔ واپسی میں پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا حکم ہوا؟۔ حضورﷺ نے فرمایا دن رات میں پچاس نمازوں کا حکم ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خاموش رہے۔ اس کے بعد حضورﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہیں جب معلوم ہوا کہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے تو انہوں نے فرمایا میں بنی اسرائیل کا خوب تجربہ کر چکا ہوں۔ (دو وقت کی نماز پڑھنا مشکل تھا) آپﷺ کی امت ضعیف اور کمزور ہے۔ آپ واپس جا کر اللہ سے تخفیف کی درخواست فرمائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر حضورﷺ نے اللہ سے درخواست کی اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضورﷺ کو دوبارہ واپس کیا۔ پھر پانچ کم ہو گئیں۔ کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور کم کرانے کے لئے فرمایا تو حضورﷺ کم کرانے کی بار بار درخواست کی وجہ سے شرما گئے۔ دوسری طرف یہ بات بھی تھی کہ ہر بار پانچ نمازیں کم ہو رہی تھیں۔ اب کی بار یہ پانچ بھی کم ہو گئیں تو امت کے لئے کیا لے جاؤں گا۔ بہر حال حضورﷺ پانچ نمازیں لے کر واپس ہوئے۔ تو غیب سے آواز آئی۔

یہ پانچ ہیں۔ مگر پچاس کے برابر ہیں۔ (یعنی ثواب پچاس نمازوں کا دیا جائے گا) اور میرے قول میں کوئی تبدیلی نہیں۔ نمازوں کو کم کرانے کے سلسلہ میں حضورﷺ دس بار خدا کی بارگاہ میں پہنچے۔ ظاہر میں یہ نظر آ رہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضورﷺ کو بار بار بھیج رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس بہانہ سے خود خدا ہی اپنے محبوب کو بار بار اپنے پاس بلا رہا ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ جو نماز حضورﷺ کو عرش پر بلا کر اور بار بار بلا کر دی گئی۔ وہ کتنی بڑی چیز ہوگی۔ یہ کتنا عظیم الشان تحفہ ہے۔ یہ ملائکہ کی عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ معراج کے خاص خاص احکامات میں سب سے اہم حکم نماز ہی کا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادات میں سب سے پہلے نماز کو فرض فرمایا اور سب سے پہلے اعمال میں سے نماز ہی پیش کی جائے گی اور سب سے پہلے قیامت میں نماز ہی کا حساب ہوگا۔

نماز کے بڑے فائدے ہیں۔ اس میں بڑی حکمتیں ہیں۔ یہ خدا کے قرب کا بہترین وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نعمت عظمیٰ کی قدر دانی کی ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے۔ آمین واقعتاً خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی بالغ ہونے کے بعد ایک بھی وقت کی نماز قضاء نہیں ہوئی۔ اور وہ لوگ بھی خوش نصیب ہیں۔ جن کی نمازیں کسی وجہ سے فوت ہو گئی تھیں۔ لیکن انہوں نے ان کی قضاء پڑھ لی اور وہ صاحب ترتیب بن گئے۔ ایک وقت کی نماز میں سستی دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس جہنم کی آگ میں جلنے کا سبب بنتی ہے۔ پھر ان کا کیا ہوگا جنہوں نے بے شمار نمازیں چھوڑ رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔ آج ارادہ کریں کہ انشاء اللہ! آج کے بعد ایک وقت کی بھی نماز نہیں چھوڑیں گے اور چھوٹی ہوئی نمازوں کو فوراً ادا کریں گے۔ ذہن میں رہے۔ نماز کا چھوڑنا ایک گناہ ہے۔ اور چھوٹی ہوئی نمازوں کی فوراً قضاء پڑھ نہ لینا دوہرا گناہ ہے۔

اس لئے قضائے عمری کی نمازوں کے مسائل علماء حضرات سے معلوم کر کے پڑھنا شروع کردیں۔ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضاء ہوگئی ہوں اور ان کی قضاء پڑھنے کی ابھی نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کر جانا واجب ہے۔ نہیں تو گناہ ہوگا۔

جس کی زندگی میں نماز صحیح نہ نکلی اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور جس کی نمازیں صحیح نکلیں اس کو حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ معراج کی اصل قدردانی یہی ہے کہ ہم پانچویں وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

دیگر عطیہ جات

حضرت ابوہریرہؓ سے ایک طویل حدیث منقول ہے کہ شب معراج میں حق جل شانہ نے اثنائے کلام میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”آپ سے آپ کے پروردگار نے کہا کہ میں نے تجھ کو اپنا خلیل اور حبیب بنایا اور تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیرا بوجھ اتارا اور تیری آواز کو بلند کیا۔ میری توحید کے ساتھ تیری رسالت اور عبدیت کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور تیری امت کو خیر الامم اور امت متوسط اور عادلہ اور معتدلہ بنایا۔ شرف وفضیلت کے لحاظ سے اولین اور ظہور اور وجود کے اعتبار سے آخرین بنایا اور آپ کی امت میں سے کچھ لوگ ایسے بنائے کہ جن کے دل اور سینہ ہی انجیل ہوں گے۔ یعنی اللہ کا کلام ان کے سینوں میں اور دلوں پر لکھا ہوگا اور آپ کو وجود نورانی وروحانی کے اعتبار سے اوّل النبیین اور بعثت کے اعتبار سے آخر النبیین بنایا اور آپ کو سورۂ فاتحہ اور خواتیم سورۂ بقرہ عطاء کئے جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے اور آپ ﷺ کو حوض کوثر عطاء کی اور آٹھ چیزیں خاص طور پر آپ ﷺ کی امت کو دیں۔ اسلام اور مسلمانوں کا لقب اور ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور صوم رمضان اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا۔ یعنی اوّل الانبیاء اور آخر الانبیاء بنایا۔“

بہرحال اس حدیث کے ذریعہ معلوم ہوا کہ امت محمدیہ کو خاص طور پر آٹھ چیزیں دی گئی ہیں اور چونکہ یہ چیزیں بھی تخلیۂ خاص میں عطاء کی گئی ہیں۔ اس لئے بہت ہی مہتم بالشان ہیں اور ان کا حق اور تقاضہ بھی یہی ہے کہ ان آٹھ باتوں پر ہم اپنی زندگی کو لگائیں اور ان پر عمل کریں اور خدا کی خوشنودی کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان امور کی ہم سب کو قدردانی نصیب فرمائے۔ آمین!

واپسی

سیر ملکوت السمٰوات والارض! اس کے عظیم المرتبت سفر سے آپ ﷺ واپس ہوئے اور پہلے بیت المقدس میں آکر اترے اور وہاں سے براق پر سوار ہوکر صبح سے پہلے مکۃ المکرمہ پہنچ گئے ﷺ۔

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند...... جولائی 1997ء)

امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہؓ

مولانا سلام اللہ صدیقی

ولادت: حضرت سیدنا امیر معاویہؓ مکہ کے معزز و محترم قبیلہ کے گوہر شب چراغ تھے۔ جو بعثت نبوی سے تقریباً ۵ سال قبل ۶۰۸ھ بمقام مکہ تولد ہوئے۔ کسے خبر تھی کہ یہ بچہ بڑا ہو کر ایک عظیم الشان سلطنت کا بانی ہوگا۔ جو پرتگال سے چین تک پھیلی ہوگی۔

آپ کے والد کا نام صخر ابوسفیانؓ ابن حرب تھا اور والدہ کا نام ہندؓ بنت عتبہ دونوں سادات امویہ کے مشہور گھرانوں میں سے تھے اور قریش میں ان کو بڑی عزت و وجاہت حاصل تھی۔ حضرت معاویہؓ کا نسب بنو عبد مناف یعنی پانچ ہی پشت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔

بچپن اور جوانی: بچپن ہی سے امارت و سیادت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ ایک ایرانی قیافہ شناس نے انہیں دیکھ کر کہا تھا کہ یہ لڑکا بڑا ہونے کے بعد قوم کا سردار ہوگا۔ (تاریخ ابن کثیر ۸،۱۱۸)

آپ کا لڑکپن بڑے ناز و نعم اور لاڈ و پیار سے گزرا۔ رئیسوں اور سرداروں کے بچوں کی طرح ان کی پرورش و پرداخت ہوئی۔ سن شعور کو پہنچے تو سپہ گری، شہسواری، شعر گوئی، آداب و اخلاق اور نسبی تفاخر سے دلچسپی بڑھی۔ اسی زمانے میں حضور رحمت اللعالمین ﷺ نے اعلان حق بلند فرمایا اور ساری دنیا کو خدائے واحد کی طرف بلایا۔ پھر کیا تھا مکہ میں ایک آگ لگ گئی اور باطل پرستوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف شر انگیزی اور فتنہ سامانی کا طوفان اٹھا دیا۔ جس میں حضرت معاویہؓ کے نانا عتبہ اور والد ابوسفیان بہت پیش پیش تھے۔ لیکن حضرت معاویہؓ نے جہاں یہ دیکھا وہاں یہ بھی دیکھا کہ باپ اسلام کا مخالف ہے تو بہن موافق، نانا محمد ﷺ کا دشمن تھا تو ماموں دوست نہیں کہا جا سکتا کہ ان لوگوں کی موافقت اور مخالفت کا اثر امیر معاویہؓ کے ذہن اور دماغ پر کیسا پڑا۔ البتہ ہم یہ دیکھتے ہیں۔ جب کہ علامہ ابن اثیرؒ کی روایت نے ہمیں بتایا ہے کہ: ”معاویہ کو اسلام سے کبھی عناد نہ تھا اور اس زمانہ میں بھی جب کہ ان کے والد ابوسفیانؓ اسلام دشمنی میں پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف تھے۔ حضرت معاویہ کو اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔“ (تاریخ کامل ۲،۴)

قبول اسلام: آخر تعلق کا دن بھی آ ہی گیا اور ۷ھ عمرۃ القضیہ کے موقع پر جب رسول اکرم ﷺ بغرض زیارت حرم کعبہ تشریف لائے تھے۔ حضرت معاویہؓ اپنے والدین کی نظروں سے بچ کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور قبول اسلام کی سعادت حاصل کی۔ صحیح بخاری اور مسند احمد بن حنبل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ عمرۃ القضیہ کے موقع پر حضرت معاویہؓ نے حضور اکرم ﷺ کی ریش مبارک کو اپنے ہاتھوں سے سلجھایا اور قینچی سے درست کیا۔ البتہ مکہ واپس گئے تو حضرت

عباس ہاشمیؓ کی طرح اپنے اسلام کو کسی پر ظاہر نہ کیا۔ کہا کرتے تھے کہ مجھے خوف تھا۔ اگر والدین سن لیں گے کہ یہ مسلمان ہوگیا ہے تو تکلیفیں دیں گے۔ (اصابہ ج۶ ص۱۱۳)

فتح مکہ کے دن حضرت امیر معاویہؓ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی جناب میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے دیکھا تو مسکرا اٹھے۔ مبارک باد دی اور اپنے قریب بٹھالیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال تھی۔

غزوات: فتح مکہ کے بعد کے تمام غزوات، حنین وطائف اور یمامہ میں حضرت امیر معاویہؓ شریک جہاد ہوئے۔ خصوصاً طائف میں حضرت امیر معاویہؓ کے والد حضرت ابوسفیانؓ نے تبلیغ و جہاد کی اہم خدمات پیش کیں اور وہاں کے رئیس اعظم ابن الاسود کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ جس سے خوش ہوکر رسول اکرم ﷺ نے ان کو اور ان کے والد کو کثیر مال غنیمت مرحمت فرمایا۔ (طبقات ج۷ ص۱۲۸)

مواخات: فتح مکہ کے بعد ہجرت و مواخات منقطع ہو چکی تھی۔ چونکہ حضرت امیر معاویہؓ فتح سے دو سال قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ اس لحاظ سے حضور انور ﷺ نے ان کی مواخات حضرت حتات مجاشعیؓ سے کرائی اور یہ وہ امتیازی وانفرادی فضیلت ہے۔ جس میں حضرت امیر معاویہؓ کا کوئی شریک نہیں۔

کتابت وحی: اس اہم ترین خدمت کے انجام دینے والوں میں حضرات خلفائے راشدینؓ اور بعض قدیم الاسلام صحابیؓ کے علاوہ حضرت امیر معاویہؓ بھی تھے۔ مصری فاضل حسن ابراہیم حسن لکھتا ہے کہ: ”عجیب بات ہے کہ اگرچہ معاویہؓ دیر میں مسلمان ہوئے۔ تاہم متبعین رسول میں ایمان و اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ دعوت محمدیہ سے وابستگی اور اس کی طرف سے مدافعت میں بہتوں سے آگے تھے۔“

رسول اکرم ﷺ کا آپ پر بڑا اعتماد تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں بلا کر کتابت وحی کی خدمت سپرد فرمائی۔ جسے حضرت امیر معاویہؓ نے خلوص سے سرانجام دیتے رہے کہ حضور ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی: ”خدایا! معاویہؓ کو تحریر اور حساب سکھا اور انہیں عذاب سے نجات دے۔“ (اعلام الاسلام ص۲۹۵)

حضرت امیر معاویہؓ کے کاتب وحی ہونے پر اکثر محدثین کا اتفاق ہے اور یہ وہ بزرگی ہے۔ جس کے متعلق قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ: ”فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بايدي سفرة كرام بررة“ ان صفحات میں لکھا ہوا قرآن جس کی تعظیم کی جاتی ہے۔ بلند مقام پر رکھا جاتا ہے اور جو پاک ہے اور ان کاتبوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو ذی مرتبہ اور پاک باز ہیں۔ (سورۂ عبس)

مفسرین لکھتے ہیں کہ: ”یہ آیت قرآن لانے والے فرشتوں اور قرآن لکھنے والے صحابیوں کی شان فضیلت ہے۔“ (تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی)

بعض کہتے ہیں کہ: ”حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی نہیں تھے۔ یہ تو سرکاری فرامین لکھتے تھے۔ گویا ان کے

شیعی مورخ الفخری تو یہاں تک لکھتا ہے کہ: ''معاویہؓ ان کاتبان وحی میں تھے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر لکھتے تھے۔'' (آداب السلطانیہ ص۱۴۵)

مفتی حرمین شیخ احمد بن عبداللہ بحری لکھتے ہیں کہ: ''حضور ﷺ کے تیرہ کاتب تھے۔ ان میں حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت زیدؓ سے زیادہ کام کرتے تھے۔'' (خلاصہ السیر)

سفارت نبوی: مکہ سے آنے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ مستقل طور پر خدمت نبوی میں رہنے لگے تھے اور تبلیغ دین اور کتابت وحی کے لئے اپنے کو وقف کئے ہوئے تھے۔

چنانچہ علامہ زرکلی لکھتے ہیں کہ: ''حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کو مقام حضر موت کی طرف بھیجا کہ یہ وہاں کے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور اسلام سے روشناس کرائیں۔'' (الاعلام قاموس التراجم)

خدمت نبوی: جب تک حضور اکرم ﷺ دنیا میں رہے۔ حضرت امیر معاویہؓ آپ کی خدمت سے جدا نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ سفر و حضر میں بھی خدمت کا موقع تلاش کرتے رہے۔ چنانچہ ایک بار حضور ﷺ کہیں چلے تو حضرت امیر معاویہؓ بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہو لئے۔ راستہ میں حضور اکرم ﷺ کو وضو کی حاجت ہوئی۔ پیچھے مڑے تو حضرت معاویہؓ لوٹا لئے کھڑے تھے۔ آپ ﷺ بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ وضو کے لئے بیٹھے۔ فرمانے لگے: ''معاویہؓ تم بادشاہ ہونا تو نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا اور برے لوگوں کے ساتھ درگزر سے کام لینا۔''

حضرت امیر معاویہؓ کہا کرتے تھے کہ: ''اسی وقت سے مجھے امید ہوگئی تھی کہ حضور ﷺ کی پیشین گوئی صادق آئے گی اور میں کبھی نہ کبھی خلیفہ ہوکر رہوں گا۔'' (اصابہ)

آنحضرت ﷺ آپ کی خدمت اور بے لوث محبت سے اتنے خوش تھے کہ بعض خدمات آپ کے سپرد فرمادی تھیں۔ علامہ نجیب اکبرآبادی لکھتے ہیں کہ: ''حضور اکرم ﷺ نے اپنے باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی خاطر و مدارت اور ان کے قیام و طعام کا انتظام و اہتمام حضرت معاویہؓ کے سپرد کر دیا تھا۔''

فکر آخرت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا قاعدہ تھا کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد اپنی صاحبزادیوں کے پاس تشریف لایا کرتے۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ جب صاحبزادیوں کے پاس پہنچے تو تمام صاحبزادیوں نے اپنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لئے اور دوسری طرف رخ کر لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے؟۔ جواب ملا کہ آپ کی بیٹیوں کے پاس آج سوائے لہسن اور پیاز کے کھانے کے لئے کچھ اور نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے یہ کھایا ہے اور اس خیال سے اپنے منہ بند کر لئے ہیں کہ آپ کو بدبو محسوس نہ ہو۔'' حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی صاحبزادیوں سے فرمایا۔ میری لڑکیو! یہ سودا بڑا گراں پڑے گا کہ تم اس دنیا میں رنگ برنگ کی غذا کھاؤ اور تمہارے باپ کو آگ میں جلایا جائے یہ سن کر ساری صاحبزادیاں بلک بلک کر رونے لگیں۔

محافظ ختم نبوت!

حضرت مولانا لال حسین اختر

حضرت امیر شریعتؒ کے پیش نظر زندگی کے پہلے لمحے تک تین مقاصد رہے۔ ان کی زندگی کا سب سے آخری مقصد انگریز کی غلامی سے قوم اور ملک کو آزادی دلانا۔ دوسرا مقصد تحفظ ختم نبوت اور تیسرا مقصد استحکام ملک تھا۔ اس بات کو ایک زمانہ بیت چکا ہے۔ جب انگریز نے اختتام جنگ کے بعد مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر خلاف وعدہ قبضہ جمالیا۔ فرنگی کی اس مذموم حرکت نے پوری دنیائے اسلام کو آتش زیرپا کردیا۔ متحدہ ہندوستان میں حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ اسیر مالٹا، حضرت مولانا سید حسینؒ احمد مدنی، ڈاکٹر انصاریؒ اور حکیم اجملؒ خاں وغیرہم نے یہ عہد کیا کہ وہ اپنی جان تک کی بازی لگادیں گے۔ مگر انگریز کے استعمار پسندانہ اقدامات کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

حضرت امیر شریعتؒ اور ان کی جماعت مجلس احرار اسلام نے بھی اسی عہد کو اپنایا۔ 1920ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مدرسہ کو چھوڑ کر میدان جہاد میں اتر آئے اور 1947ء تک عظیم الشان قربانیاں دیں۔ 1920ء سے 1947ء تک 27 سال کے عرصہ میں تقریباً دس سال جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس وقت کے خان بہادر سر اور ٹوڈی حضرات کہا کرتے تھے کہ انگریز ہندوستان سے نہیں جائے گا۔ مگر یہ چند مجاہد کہا کرتے تھے کہ یا انگریز کو نکال دیں گے یا اپنی جان ختم کردیں گے۔ آخر کار حضرت امیر شریعتؒ اور ان کی جماعت احرار کا یہ مقدس قافلہ اس ملک کو انگریزوں سے پاک کرنے میں کامیاب ہوا اور فوجوں، خان بہادروں، سروں، جھوٹے ولیوں اور نبیوں والے انگریز کو درویشوں کی راست روی اور راسخ الاعتقادی کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے اور ہندوستان سے نکل جانا پڑا۔ اس سے حضرت شاہ جی مرحوم اپنی زندگی کے مقصد اولی میں کامیاب وکامران ہوئے۔

حضرت شاہ جی مرحوم کی زندگی کا دوسرا مقصد تحفظ ختم نبوت تھا۔ جس پر ہمیں تا زیست قائم رہنے کا عہد کرنا ہے۔ حضرت امیر شریعتؒ کہا کرتے تھے کہ: ”ہماری نماز، حج، زکوٰۃ، شریعت، طریقت، حقیقت، تہذیب، معاشرت، تمدن، اخلاق، مذہب غرض یہ کہ مکمل دین اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم المرسلینی کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ یہ عقیدے کی بات ہے کہ اگر کوئی شخص پوری زندگی لا الٰہ الا اللہ کہتا رہے تو وہ مسلمان نہیں کہلائے گا۔ جب تک محمد رسول اللہ ﷺ نہ کہے اور حضور ﷺ کی اتباع نہ کرے۔“

موت کا ذائقہ ہر انسان کو چکھنا ہے۔ اس سے ولی، غوث، قطب اور نبیوں تک کو مفر نہیں ہے۔ مگر قابل غور نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ تدفین کے بعد بعض کی قبر جنت کا باغیچہ بن جاتی ہے اور بعض کی قبر جہنم کا گڑھا۔ حضرت امیر شریعتؒ کی پوری زندگی مجاہدانہ گذری ہے۔ ان کی کیا تعریف کی جائے۔ وہ ہماری تعریف سے بے نیاز تھے اور ہیں۔

حضرت شاہ جیؒ کی زندگی میں ایک شخص نے سٹیج پر ان کی تعریف کرنا شروع کردی تو حضرت شاہ جیؒ نے اٹھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ گویا وہ اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ آج بھی حضرت شاہ جی مرحوم کی اس قدر تعریف کرنے کی ضرورت نہیں۔ جتنی کہ ان کے کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ حضرت شاہ جیؒ فرمایا کرتے تھے کہ: ''تمام کا تمام دین حضورﷺ کی ختم المرسلینی سے وابستہ ہے۔ ان کی نبوت کو الگ کر دیا جائے تو باقی کچھ نہیں رہتا۔'' لہٰذا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت شاہ جیؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ جس پر چلتے ہوئے انہوں نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

حضرت امیر شریعتؒ نے بتایا کہ تین سال قبل جب وہ ایک شب وضو کرنے گئے۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ ان میں اتنی سکت نہ رہی کہ پانی کا کوزہ اٹھا سکیں۔ اس وقت انہیں خیال آیا کہ اپنی رفیقہ حیات یا بچوں میں سے کسی کو پکاریں۔ مگر ان کے ضمیر نے خدا کے سوا کسی کو مدد کے لئے پکارنا گوارا نہ کیا۔ چنانچہ اس لاچاری کے عالم میں بقول حضرت امیر شریعتؒ انہوں نے کلمہ توحید یوں پڑھنا شروع کر دیا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لا نبی بعدہ!

اس کے بعد انہوں نے بڑی مشکل سے وضو کیا اور اشاروں سے نماز ادا کی۔ حضرت امیر شریعتؒ خود امیر شریعت نہیں بن گئے تھے اور نہ ہی چند آدمیوں نے بیٹھ کر انہیں یہ خطاب دے دیا تھا۔ دراصل واقعہ یوں ہے کہ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ آخری بار لاہور تشریف لائے تو قریباً پانچ صد علماء کا اجتماع ہوا۔ انجمن خدام الدین کا جلسہ تھا۔ اس اجتماع میں علم وفضل کے مالک بڑے بڑے جید علماء اور اکابر موجود تھے۔ جن میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ایسی ہستیاں بھی شامل تھیں۔ وہاں حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ ہم نے جہاد باللسان کرنا ہے۔ کسی کو امیر بنانے کا مسئلہ درپیش ہے۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ اس وقت شریعت کی حفاظت کے لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نہایت ہی موزوں ہیں اور حضرت شاہ جیؒ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اجتماع میں علماء کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا کہ میں سب سے اوّل بیعت کرتا ہوں اور عطاء اللہ شاہ بخاری کو امیر شریعت منتخب کرتا ہوں۔ اس وقت سے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کے خطاب سے یاد کیا جانے لگا۔

ناموس رسولﷺ کا سوال اور بخاری کی زبان آپ اندازہ فرمایئے کیا عالم ہوگا۔ حضرت شاہ جیؒ فرماتے تھے کہ: ''حضورﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے گی یا سننے والے کان نہیں رہیں گے۔''

حضرت امیر شریعتؒ علماء کرام کے محبوب، مزدوروں کے حامی، غریبوں کے دوست، ختم نبوت کے محافظ، صحابہ کرام کے مداح اور بزرگان دین کے متبع تھے۔

حضرت شاہ جیؒ نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران تمام دینی جماعتوں اور مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔ یہ آپ کا عظیم الشان کارنامہ تھا۔ جس کی گزشتہ پانچ صد سالہ تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ 21 اگست 1961ء بعد العصر بروز پیر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ رب العزت آپ کی قبر مبارک پر اپنی رحمتوں کی موسلادھار بارش نازل فرمائیں۔

عالم...آن لائن...یا...جاہل...آن لائن!

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری

جیو ٹی وی چینل کے پروگرام عالم آن لائن کے حوالے سے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے لئے ایک سوال موصول ہوا۔ جس کا جواب قارئین کی دلچسپی کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔

سوال...... جیو ٹی وی کے پروگرام عالم آن لائن کی ایک پرانی قسط دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ ایک گمراہ کن پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں دو عالم آتے ہیں۔ ایک شیعہ اور ایک سنی حنفیہ سے اور کبھی کبھی کوئی اہل حدیث عالم بھی آجاتے ہیں۔ خیر میں بات کررہا تھا اس پروگرام کی۔ اس کا عنوان تھا کہ: ''کیا عورت میک اپ کرسکتی ہے؟'' اس پروگرام کے شرکاء میں ایک شیعہ عالم اور دوسرے سنی عالم شکیل اوج صاحب تھے۔ (جن کا لباس تک غیر اسلامی تھا۔ انہوں نے ٹائی باندھ رکھی تھی) سوال یہ تھا کہ: ''عورت ناخن پالش لگا کر وضو کرے تو وضو ہو جائے گا یا نہیں؟'' شیعہ عالم نے جواب دیا کہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ناخن پالش سے وضو کی جگہ خشک رہتی ہے۔ مگر فقہ حنفیہ سے تعلق رکھنے والے عالم شکیل اوج صاحب نے کہا کہ: ''وضو ہو جائے گا۔'' جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وضو کی جگہ اگر بال برابر بھی خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا۔ مگر شکیل اوج صاحب فقہ حنفیہ سے تعلق رکھنے والی عورتوں کو گمراہ کررہے ہیں کہ ناخن پالش پر وضو ہو جاتا ہے۔

دوسرا سوال پردے کے متعلق تھا۔ شیعہ عالم نے کہا کہ: ''عورت پردے میں اپنا چہرہ ڈھکے گی۔'' مگر شکیل اوج صاحب نے کہا کہ: ''عورتوں کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت ہے۔ چہرہ نہیں ڈھکے گی۔'' جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ: ''عورتیں اپنے چہرے کو ڈھک کے رکھیں۔'' عالم آن لائن ایک اچھا پروگرام ہے۔ مگر اس میں شکیل اوج صاحب جیسے گمراہ کرنے والے عالم کو نہیں بولنا چاہئے۔ سائل محمد افتخار الدین!

جواب...... عالم آن لائن کے جس پروگرام کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ بلاشبہ اس سے بہت بڑی گمراہی پھیل رہی ہے۔ دراصل یہ پروگرام ''عالم آن لائن'' کے بجائے ''جاہل آن لائن'' کہلانے کا مستحق ہے۔ آپ کی طرح کے مختلف حضرات کی شکایتوں سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً اس پروگرام کے اجراء کا مقصد ہی مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرنا ہے۔ چنانچہ اس پروگرام میں عموماً ایسے ہی لوگوں کو لایا جاتا ہے جو علم وعمل کی ابجد سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جو اپنی لاعلمی کو چھپانے کے لئے جو منہ میں آتا ہے اگل دیتے ہیں۔ یوں وہ خود اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

آپ نے ناخن پالش سے وضو ہو جانے سے متعلق جناب شکیل اوج صاحب کی جس ''نادر تحقیق'' کی نشاندہی فرمائی ہے کم از کم میرے جیسے طالب علم کے لئے نئی ہے۔ ورنہ قرآن وسنت اور حدیث وفقہ کی روشنی میں ہر وہ چیز جو پانی کو جسم تک پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہو اس کو اتارے بغیر اگر وضو اور غسل کیا جائے تو ظاہر ہے کہ وضو اور غسل نہیں ہوتا۔ یہ فقہ کی

کتاب ابتدائی ''نورالایضاح'' اور ''قدوری'' کا مسئلہ ہے۔ اسی طرح تمام اردو فتاویٰ میں بھی یہ مسئلہ وضاحت وصراحت سے مذکور ہے۔ مگر نامعلوم جناب شکیل اوج صاحب نے یہ مسئلہ کس نادرہ روزگار کتاب سے اخذ فرمایا ہے؟ اور انہوں نے اس کی تخلیق کے لئے نامعلوم کتنی جدوجہد فرمائی ہوگی؟۔ اے کاش کہ جوبات شکیل اوج کو فرمانا چاہئے تھی وہ ایک شیعہ عالم نے کہہ دی اور شکیل اوج صاحب نے ایک نئی اونچ نکال کر اپنی علمیت کا ناقوس بجایا۔ فیاللعجب!

۲...... جہاں تک آپ کے دوسرے مسئلہ یعنی ''چہرہ کے پردہ'' کا معاملہ ہے۔ یہاں بھی شکیل اوج صاحب نے اپنے رفیق مجلس کے کان کترنے کی کوشش فرمائی ہے۔ ورنہ ''المراۃ کلها عورۃ'' کا معنی ہی یہ ہے کہ: ''چہرہ کا پردہ لازم ہے۔'' اس لئے کہ باعث کشش اور ذریعہ فتنہ عورت کا چہرہ ہی ہے۔ ورنہ دوسرے بدن پر تو اس نے لباس پہن ہی رکھا ہوتا ہے۔ پھر اس لباس کو برقع پہنانے کا کیا معنی؟۔ قرآن کریم بھی ہمیں اس کی طرف راہ نمائی کرتا ہے کہ عورت کے چہرہ کا پردہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ''یا ایها النبی قل لازواجك وبنتك ونساء المؤمنین یدنین علیهن من جلابیبهن ۰ احزاب '' ترجمہ:...... ''اے نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات' اپنی بہنوں اور مومن عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنے (چہروں) پر پردے لٹکالیا کریں۔''

اسی' ' یہ حکم بھی چہرے کے پردے کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ: ''واذا سألتموهن متاعاً فاسئلوا هن من وراء حجاب ۰ '' ترجمہ:...... ''جب ازواج مطہرات سے کچھ پوچھنا ہو تو پردے کے پیچھے سے پوچھا کریں۔''

جب خیرالقرون میں امہات المومنین جیسی پاکیزہ ومقدس ہستیوں کو یہ حکم ہوا تو پندرھویں صدی کے اس شروفتنہ کے دور اور مادر پدر آزاد ماحول کے آزاد خیال مردوں سے عورت کو چہرہ کے پردہ کا حکم کیوں نہ ہوگا؟۔ اسی طرح صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کے قافلہ سے بچھڑ جانے والے قصہ میں ان کا یہ فرمانا کہ: ''قافلے سے پیچھے آنے والے صحابی کے ''انا للہ'' پڑھنے پر میں فوراً نیند سے بیدار ہوگئی اور اپنا چہرہ چھپالیا۔'' (صحیح بخاری)

کیا اس کی دلیل نہیں کہ عورت کے چہرے کا پردہ فرض ہے؟۔ مگر کیا کیجئے اس جہالت ولاعلمی کا کہ اس نے اپنی ذہنی اختراعات اور خواہشات نفس کو دین وشریعت کا لبادہ اوڑھا کر رواج دینے کے لئے سرے سے چہرے کے پردے کا ہی انکار کردیا۔ اگر چہرہ کا پردہ ضروری نہیں تھا تو حضرت فاروق اعظمؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ کیوں عرض کیا تھا کہ:

''آپ کے ہاں نیک وبد سب ہی آتے ہیں۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم دیں؟۔'' (صحیح بخاری)

بہرحال جناب شکیل اوج صاحب کا مسئلہ ان کے اپنے آسمان علم کی اوج ثریا کا نتیجہ ہے۔ اس کا قرآن وسنت اور دین وشریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اے کاش کہ یہاں بھی شیعہ عالم ان سے بازی لے گئے اور وہ (شکیل اوج) خفت مٹانے کے لئے مسلمات دینیہ پر تیشہ چلا کر قرآن وسنت سے متصادم الگ راہ اور پگڈنڈی پر سرپٹ دوڑنے لگے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عقل فہم نصیب فرمائے اور قارئین وناظرین کی ہدایت کا سامان فرمائے۔ نیز اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ٹی وی آلۂ مخرب اخلاق ہے جو تخریب اخلاق کا درس تو دے سکتا ہے۔ مگر اس سے اصلاح کی توقع عبث وفضول ہے۔ لہٰذا ٹی وی میں بیان ہونے والے مسائل کو اسی تناظر میں دیکھا جائے۔

فتنوں کا دور...... فتنہ کے وقت کیا کریں؟

مولانا محمد سلمان منصور پوری

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: ''عن ابی الدرداءؓ عن النبی ﷺ قال . لا تقربوا الفتنة اذا حميت . ولا تعرضوا لها اذا اعرضت واخربوا اذا قبلت قلت لعله واصبروا لها اذا قبلت . رواه الطبرانی . مجمع الزوائد ج۷ ص ۳۰۵''

﴿حضرت ابوالدرداءؓ آنحضرت ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: جب فتنہ کی آگ بھڑک رہی ہو تو اس کے قریب مت جاؤ اور جب فتنہ ختم ہونے لگے تو اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو اور جب فتنہ سامنے آجائے تو صبر کرو۔﴾

یہ ہدایتیں نہایت اہم ہیں۔ آج ہر طرف فتنوں، اختلافات اور انتشار کا دور دورہ ہے۔ ایسے پرفتن ماحول میں وہی شخص عافیت سے رہ سکتا ہے جو حتی الامکان فتنوں سے بچنے کا اہتمام رکھا کرے۔ گوکہ دنیوی اور عرفی اعتبار سے کچھ نقصان برداشت کرلے۔ لیکن فتنہ میں ہرگز ملوث نہ ہو اور جہاں تک ہوسکے یکسو رہ کر اپنے مشغلہ میں لگا رہے۔ اس کے برخلاف جو شخص ہر معاملہ میں دخل اندازی کی کوشش کرے گا اور ہر مسئلہ میں خواہ مخواہ دلچسپی رکھے گا وہ کبھی بھی سکون سے نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرور وفتن سے بچا کر عافیت کی زندگی عطاء فرمائے۔ آمین!

یہ دور مادی اعتبار سے ترقی کا ہے۔ لیکن ساتھ میں فتنوں کا بھی ایک سیل رواں ہے۔ جو بہا چلا آرہا ہے۔ ایک فتنہ فرو نہیں ہوتا کہ دوسرا منہ کھولے آ کھڑا ہوتا ہے اور ہر نیا فتنہ پہلے فتنہ کے ریکارڈ کو توڑ دیتا ہے۔ آج پوری دنیا ''دارالفتن'' بن چکی ہے۔ جدھر نظر اٹھایئے فتنے ہی فتنے ہیں۔ جن سے بچنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہمارے آقا جناب رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی امت کو ان فتنوں سے آگاہ کردیا تھا اور ان سے بچنے کی تلقین فرمائی تھی۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیغمبر ﷺ نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ: ''تعوذوا باللہ من الفتن ماظهر منها ومابطن . مصنف ابن ابی شیبه ج۷ ص ٤٠٦'' ﴿اللہ تعالیٰ سے ظاہری اور پوشیدہ فتنوں سے پناہ مانگا کرو۔﴾

صحابہ کرامؓ نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور یہ دعا مانگی کہ: ''نعوذ باللہ من الفتن ما ظهر منها وما بطن'' ﴿ہم اللہ سے ظاہری اور پوشیدہ فتنوں سے پناہ چاہتے ہیں۔﴾ اس لئے ہر مسلمان کو ہر وقت فتنہ سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔

پے درپے فتنے

رازدار نبوت، صحابی رسول سیدنا حضرت حذیفہ بن الیمانؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عوداً عوداً فای قلب اشربها نکتت فیه نکتة سوداء وأی قلب انکرها نکت فیه نکتة بیضاء۔ مسلم شریف ج ۱ ص ۸۲“ ﴿فتنوں کو پے در پے لوگوں کے دلوں پر چٹائی کے تنکوں کی طرح پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو دل ان فتنوں کے اثر کو قبول کر لیتا ہے۔ اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل ان فتنوں کا اثر قبول نہ کرے اس میں ایک سفید نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔﴾

ایک دوسری حدیث میں سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: ”بادروا بالاعمال فتناً کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمناً ویمسی کافراً ویمسی مؤمناً ویصبح کافراً یبیع دینه بعرض من الدنیا۔ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۲“ ﴿اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آنے والے فتنوں سے پہلے ہی اعمال جلدی جلدی کر لو۔ (ان فتنوں کے زمانہ میں) آدمی کی یہ حالت ہوگی کہ صبح کے وقت مؤمن ہے اور شام ہوتے ہوتے کافر ہو جائے گا اور شام کو مؤمن ہے اور صبح ہوتے ہوتے کافر ہو جائے گا اور اپنے دین کو دنیوی حقیر سامان کے بدلہ فروخت کر دے گا۔﴾

اور ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس فتنہ کے دور میں جو شخص کم سے کم دین پر بھی عامل ہوگا اس کے لئے ایسے ناموافق حالات پیش آئیں گے۔ جیسے کہ کوئی شخص انگارہ یا کانٹا ہاتھ میں لئے ہوئے ہو۔ چنانچہ حدیث نبوی میں ارشاد ہے کہ: ”قلیل المتمسك بدینه کالقابض علی الجمر اوقال علی الشوك۔ مجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۸۱“ ﴿اپنے دین پر کم سے کم عمل کرنے والا ایسا ہوگا۔ جیسا کہ کوئی شخص انگارہ ہاتھ میں لئے ہوئے ہو۔ یا کانٹا ہاتھ میں لئے ہوئے ہو۔﴾

ایسے پرفتن ماحول میں انسان کو چاہئے کہ وہ جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو فتنوں سے بچائے رکھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”ستکون فتن القاعد فیها خیر من القائم، والقائم فیها خیر من الماشی والماشی فیها خیر من الساعی من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجا اومعاذاً فلیعذبه۔ متفق علیه، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۷۶۸“ ﴿عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا کھڑے ہوئے شخص سے اور کھڑا ہوا شخص پیدا چلنے والے سے اور پیدا چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان فتنوں کی طرف متوجہ ہوگا وہ فتنے اس کو اپنی طرف متوجہ کر لیں گے۔ (ان حالات میں) جو شخص ان فتنوں سے پناہ کی جگہ پائے وہ ان سے پناہ حاصل کر لے۔﴾

سب سے بڑا خوش نصیب

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا سعادت مند وہ ہے۔ جس کو فتنوں سے محفوظ رکھا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:''ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواھا · ابوداؤد، حدیث نمبر ۴۲۶۳، مشکوٰۃ ج۲ ص ۴۶۴ ''﴿بلاشبہ نیک بخت وہ شخص ہے۔ جس کو فتنوں سے محفوظ رکھا جائے۔ بے شک سعادت مند وہ شخص ہے۔ جس کو فتنوں سے بچایا جائے۔ بے شک خوش بخت وہ ہے۔ جس کی فتنوں سے حفاظت کر لی جائے اور جو شخص فتنوں میں مبتلا ہو جائے اور وہ صبر کرلے تو اس کے کیا کہنے۔﴾

فتنہ اٹھانے والا شخص ملعون ہے

احادیث شریفہ میں اس شخص کی سخت مذمت وارد ہوئی ہے۔ جو سوئے ہوئے فتنہ کو جگا دے۔ یعنی جس کی عاقبت نااندیشی اور غلط حکمت عملی سے سویا ہوا فتنہ جاگ جائے اور اس کی بناء پر لوگ آزمائش میں مبتلا ہو جائیں۔ وہ شخص قابل لعنت ہے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ:''الفتنة نائمة لعن الله من ایقظها · رواه عن انسؓ کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶ ''﴿فتنہ سو رہا ہے۔ جو شخص اس کو جگا دے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔﴾

اور ایک دوسری جگہ روایت ہے کہ:''ان الفتنة راتعة فی بلاد الله تطافی خطامها لا یحل لاحد ان یوقظها وبل لمن اخذ بخطامها ، کتاب الفتن، نعیم بن حماد عن ابن عمرؓ ص ۱۵ ''﴿فتنہ بستیوں اور آبادیوں میں اپنی لگام سمیت چکر لگاتا رہتا ہے۔ کسی شخص کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو جگائے اس فتنہ کی لگام پکڑنے والے کے لئے بڑی تباہی ہے۔﴾

فتنوں کے وقت لوگوں کی عقلیں ماری جاتی ہیں

جب فتنے سر اٹھاتے ہیں تو بڑے بڑے دانشمندوں سے ایسی باتیں صادر ہو جاتی ہیں۔ جو عقل وخرد سے بالکل دور ہوتی ہیں اور جن کا انجام بعد میں سوائے حسرت وافسوس اور ندامت کے کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن اس وقت اتنا نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔ جس کی تلافی بعد میں نہیں ہو پاتی۔ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ:''تکون فتنة تعرج فیها عقول الرجال حتی ماتکادتری رجلا عقلاً · الفتن عن حزیفة بن الیمانؓ ص ۳۳ ''﴿(بعض مرتبہ) ایسا فتنہ رونما ہوتا ہے۔ جس میں لوگوں کی عقلیں خراب ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ کوئی بھی عقلمند آدمی دکھائی نہیں دیتا۔﴾

اور مشہور صحابی حضرات ابوثعلبہ خشنیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے

کہ لوگوں کی عقلیں ماؤف ہو جائیں گی اور رشتہ داریوں کو قطع کیا جائے گا اور غم وفکر کی کثرت ہو جائے گی۔ (الفتن ص ۳۴)

فتنے کہاں پلتے ہیں؟

عموماً فتنوں کی آبادی خفیہ سرگوشیوں سے ہوتی ہے اور چپکے چپکے فتنوں کا مواد اتنا پکا دیا جاتا ہے کہ جب وہ پھٹتا ہے تو اس کے تعفن سے ماحول بدبودار بن جاتا ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں کہ: ''وان الفتنة تلقح بالنجوى وتنتج بالشكوى فلا تشيروها اذا حميت ولا تعرضوا لها اذا عرضت۰ كنز العمال ج ۱۱ ص ۷۳ '' ﴿فتنہ سرگوشیوں سے پروان چڑھتا ہے اور اپنے پیچھے شکوے شکایت چھوڑ جاتا ہے۔ لہذا جب فتنہ گرم ہو تو اسے مزید مت دھکا اور جب وہ سامنے آئے تو اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو۔﴾

ہر طرف فتنے

افسوس ہے کہ آج ہر طرف فتنوں کا دور دورہ ہے۔ عقائد کے اعتبار سے فتنوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ باطل فرقے اپنے تمام اسباب ووسائل امت کو گمراہ کرنے میں استعمال کر رہے ہیں اور باطل کی ملمع سازیاں اس قدر فتنہ انگیز ہیں کہ بہت سے ناواقف لوگوں کے لئے حق اور باطل میں امتیاز مشکل ہو رہا ہے۔

اسی طرح معاصی اور منکرات کے فتنے بھی روز افزوں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد میں ہے کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ عن اسامہ بن زید ج ۷ ص ۴۶۹) کی صداقت کھل کر سامنے آ رہی ہے۔ جدھر نظر ڈالئے عریانت اور فحاشیت کے مناظر سامنے آتے ہیں۔ انسان لذتوں میں اتنا مدہوش ہے کہ اسے اپنی انسانیت کا پتہ نہیں رہا اور اخلاق واوصاف کے اعتبار سے جانوروں کی صفت میں داخل ہو گیا ہے۔

وفیات

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں عاقل کی مجلس شوریٰ کے رکن اور مجلس کے دیرینہ مخلص کارکن حضرت مولانا محمد حسن جتوئی کے برادر اکبر ارباب علی خان جتوئی بقضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

☆...... دریں اثناء مجلس کے بزرگ ساتھی جناب حاجی عبدالغنی شیخ صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ادارہ لولاک ہر دو مرحومین کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت مرحومین کی مغفرت فرمائیں۔ ان کی سیئات سے درگزر فرمائیں اور انہیں اپنے رحم وکرم سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ تمام جماعتی احباب ورفقاء سے درخواست ہے کہ مرحومین کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔

مسلمانوں کی پریشانی کے اسباب!

انتخاب: ابوسجاد

یہ صحیح ہے کہ مسلمان ہر نوع سے پریشان ہیں۔ انفرادی مشکلات مستقل گھیرے ہوئے ہیں اور اجتماعی تفکرات علیحدہ دامن گیر ہیں۔ لیکن یہ سوال کہ ان کو کیا کرنا چاہئے۔ ایک عامی سمجھدار مسلمان کے قلم سے بھی موجب تعجب ہے۔ چہ جائیکہ کسی ذی علم کے قلم سے اسلام وہ مذہب ہے۔ جس کے متعلق اللہ جل جلالہ نے اپنے پاک کلام میں تکمیل کا اعلان فرمایا ہے اور اس پر احسان اور نعمت کے پورا کردینے کا تمغہ عطاء فرمایا ہے اور کن پیارے الفاظ سے ارشاد فرمایا ہے کہ:

”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا“ ﴿آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا۔ (اس تکمیل سے) تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور میں اس بات سے خوش ہوں (اور اس کو پسند کرتا ہوں) کہ تمہارا دین (اور مذہب) اسلام ہو۔ (یعنی مذہب اسلام تمہارے لئے مجھے پسندیدہ ہے اور یہی تمہارا مذہب ہے۔)﴾

کیا ہی مبارک تمغہ ہے۔ کتنا مسرور بنادینے والا امتیاز ہے۔ ایسے مکمل دین کے دعویدار ایسے کامل مذہب کے پیرو اس میں پریشان ہوں کہ مسلمان کیا کریں۔ اللہ پاک نے اور اس کے سچے رسول نے دین کی یا دنیا کی کوئی بھی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی ضرورت اور بات ایسی باقی نہیں چھوڑی جس کے متعلق صاف اور کھلے ہوئے الفاظ میں احکام نہ بیان فرمادیئے ہوں۔ ان کے منافع اور نقصان نہ بتادیئے ہوں اور پھر سب کچھ صرف زبانی تلقین اور کتابی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کے سچے رسول اور رسول کی فریفتہ جماعت نے ان سب کو عملی جامہ پہنا کر ان پر عمل کر کے اس کا تجربہ بھی کرادیا۔

الغرض دین و دنیا کی بہبود بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی میں مضمر و منحصر ہے۔ مگر جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کو وقتی نوعیت اور آپ ﷺ کی سنتوں پر مر مٹنے کو تنگ نظری سمجھیں تو آخرت کا جو حشر ہونے والا ہے وہ ظاہر ہے اور دنیا کا جو ہو رہا ہے وہ آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک ایک سنت صحابہ کرامؓ اور محدثین عظامؒ کے طفیل آج کتابوں میں محفوظ ہے۔ ایک طرف اس کو سامنے رکھو اور دوسری طرف امت کے حالات کو سامنے رکھو۔ حضور ﷺ کی ایک ایک سنت دیدہ و دانستہ دلیری اور جرأت سے چھوڑی جارہی ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کا مقابلہ کیا جارہا ہے۔ اس کی طرف متوجہ کرنے والوں کو احمق اور دین کا ناسمجھ بتایا جارہا ہے۔ کیا اس ظلم عظیم کی کوئی حد ہے اور ایسی صورت میں مسلمانوں کو پریشانی کی شکایت کرنے کا کیا منہ ہے اور تقریروں اور تحریروں میں اس شور مچانے کا کیا

حق ہے کہ مسلمان تباہ ہوگئے۔

آنچہ برما است از ما است
خود کردہ را علاجے نیست

اللہ جل جلالہ نے صاف اور کھلے الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ:''وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر ۰ وما انتم بمعجزین فی الارض ومالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر ۰ الشوریٰ: ع۴''

﴿اور جو کچھ مصیبت تم کو (حقیقتاً) پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی کیے کی بدولت پہنچتی ہے۔ (اور ہر گناہ پر نہیں پہنچتی بلکہ) بہت سے گناہ تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں (اور اگر وہ ہر گناہ پر دنیا میں پکڑ کرنے لگیں تو) تم زمین میں (کسی جگہ بھی پناہ لے کر) اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حامی اور مددگار نہیں۔﴾

دوسری جگہ ارشاد پاک ہے کہ:''ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون ۰ روم: ع۵''

﴿بر و بحر (یعنی خشکی اور تری غرض ساری دنیا) میں لوگوں کے اعمال کی بدولت فساد پھیل رہا ہے۔ (اور بلائیں، قحط، زلزلے وغیرہ نازل ہورہے ہیں) تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کی سزا کا مزہ ان کو چکھا دے۔ شاید کہ وہ اپنے ان اعمال سے باز آجائیں۔﴾

اس قسم کے مضامین کلام پاک میں دو چار جگہ نہیں سینکڑوں جگہ وارد ہیں۔ پہلی آیت کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت کی تفسیر تجھے بتاتا ہوں۔ اے علیؓ! جو کچھ بھی تجھے پہنچے مرض ہو یا کسی قسم کا عذاب ہو یا دنیا کی کوئی بھی مصیبت ہو وہ اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔ حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کسی لکڑی کی خراش یا کسی رگ کا حرکت کرنا یا قدم کی لغزش (ٹھوکر کھا جانا) یا پتھر کہیں سے آکر لگ جانا جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی بندہ کو کوئی زخم یا اس سے بھی کم درجہ کی کوئی چیز پہنچتی ہے۔ وہ کسی اپنی ہی کی ہوئی حرکت سے پہنچتی ہے۔ حضرت عمران بن حصینؓ کے بدن میں کوئی تکلیف تھی۔ لوگ عیادت کے لئے آئے اور افسوس کرنے لگے۔ فرمایا افسوس کی کیا بات ہے کہ کسی گناہ کی وجہ سے یہ بات پیش آئی ہے۔

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک پڑھ کر بھول جاتا ہے۔ وہ کسی گناہ کی بدولت ہوتا ہے۔ پھر

یہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمانے لگے کہ قرآن شریف کو بھول جانے سے بڑھ کر مصیبت اور کیا ہوسکتی ہے۔

حضرت اسماءؓ حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی کے سر میں درد ہوا تو سر پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگیں کہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہے۔ (درمنثور، ابن کثیر)

اگر چہ بعض اوقات مصائب اور حوادث کے اسباب کچھ اور بھی ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اور معصوم بچوں کی بھی ابتلا ہوتا ہے جو اپنے مواقع پر مذکور ہیں۔ مجھے اس جگہ ان آیات، احادیث کی شرح کرنا مقصود نہیں ہے کہ جملہ احتمالات اور اشکالات کو ذکر کروں۔ میرا مقصود صرف یہ ہے کہ ان آیات اور احادیث میں ایک ضابطہ ارشاد فرمایا گیا ہے اور ان حوادث اور آفات کا ایک خاص سبب بیان کیا گیا ہے اور وہ سبب اس قدر قوی ہے کہ اس کے زہریلے اثرات میں بسا اوقات وہ لوگ بھی گرفتار ہوجاتے ہیں۔ جو ان معاصی میں مبتلا نہیں ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ:

''اس امت کے آخر زمانہ میں خسف ہوگا۔ (زمین میں آدمیوں اور مکانوں کا دھنس جانا) اور مسخ ہوگا۔ (کہ آدمی کتے اور بندر وغیرہ کی صورتوں میں ہوجائیں گے) اور قذف ہوگا۔ (کہ آسمان سے پتھر برسنے لگیں گے)'' کسی نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ ہم اس حالت میں ہلاک ہوسکتے ہیں کہ ہم میں صلحا موجود ہوں۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ: ''ہاں! جب خبائث کی کثرت ہوجائے۔'' (اشاعۃ بروایۃ ترمذی وغیرہ)

خباثت کی کثرت کے وقت صلحا کی موجودگی میں بھی عذاب ہوسکتا ہے اور یہ ارشاد تو متعدد احادیث میں مختلف عنوانات سے وارد ہوا ہے کہ نیک کاموں کا آپس میں ایک دوسرے کو حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو۔ ورنہ حق تعالیٰ شانہ تم پر اپنا عذاب مسلط کردیں گے۔ بعض احادیث میں اس کے بعد ارشاد ہے کہ: ''اس وقت اگر دعائیں بھی کی جائیں تو قبول نہ ہوں گی۔'' ایک حدیث میں ہے کہ: ''جس جماعت میں کوئی ناجائز بات جاری ہو اور وہ جماعت اس کے روکنے پر قادر ہو اور نہ روکے تو مرنے سے پہلے پہلے حق تعالیٰ شانہ اس جماعت کو کسی عذاب میں مبتلا فرمادیں گے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ: ''حق تعالیٰ شانہ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک مرتبہ کسی آبادی کے الٹ دینے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس آبادی میں فلاں بندہ ایسا ہے۔ جس نے کسی وقت بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔'' ارشاد ہوا کہ: ''یہ صحیح ہے۔ مگر میری وجہ سے کبھی بھی اس کی پیشانی پر بل نہیں پڑا۔'' مطلب یہ ہے کہ میری نافرمانیاں ہوتے ہوئے دیکھ کر رنج اور غصہ بھی نہیں آیا کہ یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ (مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف)

اس قسم کی اور بھی سینکڑوں احادیث حضور نبی کریمﷺ سے منقول ہیں۔ جن کا احاطہ دشوار ہے کہ ان میں ناجائز کاموں کو دیکھ کر کم از کم غصہ اور رنج نہ ہونے پر وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ ان کے روکنے پر اگر قدرت نہ ہو تو کم سے کم درجہ ان کو دیکھ کر رنج ہونا تو ضروری ہے۔ اب ہم لوگ حالات کو دونوں قسم کے ارشادات پر جانچ لیں کہ کس قدر

معاصی اور گناہوں میں ہر وقت مبتلا رہتے ہیں اور سابقہ آیات واحادیث کی بناء پر کتنے حوادث اور عذاب ہم پر مسلط ہونے چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی اپنے اعمال کو چھوڑ کر اللہ کی کتنی نافرمانیاں ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں اور پھر کتنا اضطراب اور بے چینی ہم کو ان کے دیکھنے سے ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں کیا ہم لوگوں کی دعائیں قبول ہوں اور کیا ہماری پریشانیاں دور ہوں۔ یہ تو اللہ کی رحمت اور حضور نبی کریم ﷺ کی طرف نسبت اور ان کی مقبول دعاؤں کی برکت ہے کہ سب کے سب ہلاک نہیں ہو جاتے۔

ہمارے حالات یہ ہیں کہ ہر معصیت ہمارے یہاں قابل فخر ہے اور ہر بد دینی ترقی کا راستہ ہے اور ہر کفریات بکنے والا روشن خیال ہے اور اس پر کوئی شخص نکیر کردے یا کرنا چاہے وہ مستحق گردن زدنی ہے، ملا کٹھ ہے۔ دنیا کے حالات سے ضروریات زمانہ سے بے خبر ہے۔ جاہل ترقی کا دشمن ہے۔ ترقی کے راستے میں روڑے اٹکانے والا ہے۔ ''ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا'' یہ تو کلی ارشادات تھے۔ اب مثال کے طور پر چند جزئیات کو بھی دیکھتے جاؤ۔

مذہب اسلام میں ایمان کے بعد سب سے اہم درجہ نماز کا ہے۔ بہت سی احادیث میں نماز کے چھوڑنے کو کفر تک پہنچانے والا بتایا ہے۔ اسلام اور کفر کا امتیاز ہی نماز کو بتایا گیا ہے۔ نماز کے چھوڑنے میں کتنے دینی و دنیوی نقصانات ہیں۔ لیکن کتنے مسلمان ہیں۔ جو اس اہم فریضہ کا اہتمام کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ نہ پڑھنے والوں کو ٹوکنے کی بھی کسی کی مجال نہیں ہے۔ کسی غریب مسلمان کو ٹوکا جاسکتا ہے۔ لیکن کسی اعلیٰ طبقے کے مسلمان کو بھی کہا جاسکتا ہے؟۔ جن لوگوں کی جیب میں چار پیسے ہیں یا کوئی معمولی سی حکومت یا ریاست ان کو ملی ہوئی ہے۔ کسی کی مجال ہے کہ ان کو تنبیہ کرسکے۔ کیا ممکن ہے کہ ان کی عالی بارگاہ تک اس اہم فریضہ کے چھوڑنے پر کوئی نکیر پہنچ سکے۔ کوئی کلمہ اس بارے میں ان سے کہا جاسکے اور اب تو اس سے بھی بڑھ کر ایک شخص ڈنکے کی چوٹ پر علی الاعلان کہتا ہے کہ نماز کوئی عبادت ہی نہیں۔ اس کو تو کنار اس کی مدح سرائی کی جاتی ہے۔ وہ علامہ ہے۔ مسلمانوں کے درد کا درماں ہے۔ وقت کی ضرورت کو سمجھنے والا ہے۔ اس کے خلاف جو آواز اٹھائی جائے وہ جاہل ہے۔ دورکعت کا امام ہے۔ جو نہ مصلحت وقت کو سمجھتا ہے نہ مسلمانوں کی ضرورت سے واقف ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ مگر ان کی اتباع کا دعویٰ کرنے والا شخص کہتا ہے کہ یہ ایک فالتو چیز ہے۔ اس پر اس کو دقیق نظری باریک بینی کا تمغہ ملتا ہے۔

یہ واقعات ہوں اور پھر مسلمان اپنے اوپر مصائب اور حوادث کی شکایت کریں۔ ایسے حالات میں ہم پر جو بلائیں نازل ہوں وہ سب اس سے کم ہیں۔ جس کے ہم اپنے اعمال سے مستحق ہیں اور صرف اللہ کا رحم ہے کرم ہے۔ اس کی رحمت وحلم کی وسعت ہے کہ ہم صفحۂ ہستی پر موجود ہیں۔

(ماخوذ ''الاعتدال'' شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ)

یگانہ عصر فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

9 جولائی 2006ء مطابق 12 جمادی الثانی 1427 ہجری بروز اتوار شب 11 بجے نشتر میڈیکل کالج ملتان میں حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحبؒ واصل بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عقیدت مندوں کے اصرار پر حضرت مولانا مرحوم کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز عصر جامعہ خیر المدارس ملتان میں پڑھائی گئی۔ علماء، طلباء، دینی رہنما اور مسلمانان آخری دیدار اور نماز جنازہ میں شرکت کے لئے والہانہ جذبات کے ساتھ صبح 10 بجے سے جامعہ خیر المدارس میں جمع ہونا شروع ہوگئے۔ گذشتہ 100 سال کے عرصہ میں اللہ کے کسی مقبول بندے کے جنازہ میں خلق خدا کی اس قدر حاضری دیکھی گئی نہ سنی گئی۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق بیس ہزار کے قریب وہ افراد جو بیرون جامعہ سڑکوں پر کھڑے تھے۔ شرکت جنازہ کی سعادت سے محروم رہے۔ موصوف کو ملتان کے منظور آباد قبرستان میں حضرت تھانویؒ کے مجاز بیعت، مشہور مستجاب الدعوات بزرگ سائیں طور شاہ صاحب کے پہلو میں آسودہ خاک کیا گیا۔

مرحوم نے نصف صدی سے زائد خدمت حدیث اور فقہ اور افتاء میں گزاری۔ وہ واقعتاً مفتی اعظم کا مصداق تھے۔ انہیں خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن کامل پوریؒ جیسے یگانہ روزگار اساتذہ کرام ملے۔ جن سے انہوں نے علوم حدیث وفقہ میں درس لیا۔ برکت العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ، امام القراء مجدد القرأت حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتیؒ، شیخ طریقت حضرت مولانا علی المرتضیٰ گدائی شریف ڈیرہ غازی خان جیسے مشائخ کی صحبت نے انہیں کندن بنادیا۔ ان کی صحبت نے ہزاروں بندگان خدا کو خدا رسیدہ بنایا۔ ان کے مواعظ نے ہزاروں بندگان خدا کو دین میں پختگی نصیب کی۔ وہ بولتے کیا تھے موتی رولتے تھے۔ بندہ کو حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں بارہا شرف باریابی نصیب ہوا۔ جب بھی حاضری ہوتی ڈھیروں دعاؤں سے نوازا اور فرماتے کہ تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ ذکر اذکار پر مداومت سے تبلیغ کی برکات نصیب ہوتی ہیں۔

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کی تحریک کے دوران برادر محترم حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی معیت میں حضرت والا کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ کارگزاری پیش کی اور دعا کی درخواست کی تو حضرت والا نے اپنے لرزاں ہاتھوں اور بریاں آنکھوں کے ساتھ بہت لمبی دعا فرمائی۔ پھر اپنے مفید مشوروں سے سرفراز فرمایا۔

بندہ 1974ء میں جامعہ خیر المدارس کے موقوف علیہ والے سال میں تھا۔ اگرچہ حضرت والا کے پاس ہمارا کوئی سبق نہیں تھا۔ لیکن حضرت والا کے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ کے ہم درس ہونے کی وجہ سے ان کی خدمت عالیہ میں حاضری ہوئی۔ ان دنوں حضرت مفتی صاحب کی جوانی تھی اور آپ کا درس حدیث علوم ومعارف کا بحر بے کراں ہوتا۔ ان دنوں حضرت مفتی صاحبؒ جامعہ میں مسلم شریف پڑھایا کرتے تھے اور آپ کے درس حدیث کا شہرہ دور دراز تک تھا۔ بخاری شریف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیریؒ پڑھایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانی، حضرت مولانا غلام مصطفی ملتانی، حضرت مولانا عتیق الرحمانؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ نذیر احمدؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ، حضرت مولانا منظور احمد مدظلہ جیسے اساتذہ کرام نے جامعہ خیر المدارس کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ ادھر دار القرآن میں مجود القرآن حضرت اقدس مولانا قاری رحیم بخشؒ کا طوطی بولتا تھا۔ گویا خیر المدارس سراپا خیر وبرکات کا مصداق تھا اور مذکورہ بالا اساتذہ کرام مختلف علوم وفنون میں یگانہ روزگار تھے اور مہتمم جامعہ مجذوب صفت بزرگ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ تھے۔

بہرحال ایک سال تک مسلسل حضرت مفتی صاحبؒ کی زیارت نصیب ہوتی رہی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ جامعہ خیر المدارس کے بانیوں میں سے تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ جامعہ میں متعلم رہ چکے تھے اور معلم بھی تھے۔ تو اس تعلق کی بنیاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعلق فطری تھا اور مجلس کی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے اور مفید مشوروں سے سرفراز فرماتے۔

گذشتہ سال 1426ہجری بندہ نے جامعہ خیر المدارس میں سالانہ ردقادیانیت وعیسائیت کورس چناب نگر کے سلسلہ میں جامعہ خیر المدارس کے طلبہ سے ترغیبی خطاب کیا اور بندہ نے کہا کہ آج سے اکتیس سال پہلے اساتذہ جامعہ سے جو اسباق پڑھے آج سنانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور اس کی اہمیت، افادیت وضرورت پر گفتگو کی دعا کے بعد بٹھا لیا اور فرمایا کہ آپ نے گفتگو تو اچھی کی۔ لیکن ناقص بندہ کے استفسار پر فرمایا کہ ہر ہر کلاس میں سے ایک ایک طالب علم کو آپ امیر بنا کر کھڑا کر کے وعدہ لیتے۔ تاکہ حاضری یقینی ہوتی۔ تو بندہ نے بعد میں ایک درجن سے زائد جامعات میں ترغیب کے ساتھ ساتھ مطالبہ بھی کیا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا اور گذشتہ سالوں سے تقریباً ایک سو سے زائد طلبہ نے شرکت کی۔ مجموعی حاضری 272 تھی۔

بندہ جب بھی جامعہ میں حاضر ہوتا تو حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت میں حاضری کی سعادت ضرور حاصل کرتا۔ حضرت والا خود گھر تشریف لے جاتے اور کوئی نہ کوئی چیز اٹھا کر لاتے اور یوں مہمان داری فرماتے۔ چونکہ آخر میں بیمار رہنے لگ گئے تھے۔ اس لئے دار الافتاء میں کم تشریف لے جاتے۔ بلکہ دار الافتاء سے فتاویٰ جات حضرت مفتی صاحب کے پاس بھیج دیئے جاتے اور یوں فتاویٰ کی تصحیح، تصدیق، توثیق فرماتے اور دستخط فرماتے اور جس فتویٰ پر حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہو جاتے۔ وہ مستند سمجھا جاتا۔

جامعہ میں تخصص فی الفقہ کی کلاس کے ایک عرصہ تک انچارج بھی آپ ہی رہے تھے۔ جب تک تندرست رہے۔ زیر تربیت مفتی صاحبان کی تربیت فرماتے اور انہیں مطالعہ میں رہنمائی فرماتے۔ سینکڑوں مفتی صاحبان نے آپ کی راہنمائی میں فقہ میں تخصص کیا۔ آپ کی رحلت صرف جامعہ خیر المدارس کے لئے باعث تشویش نہیں۔ بلکہ آپ کی وفات سے پورا ملک ایک جید عالم دین، مفتی اعظم، فقیہ العصر، جامع طریقت وشریعت، محدث کے وجود سے محروم ہوگیا۔ اللہ پاک آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر وجمیل کی توفیق دیں۔ آمین!

آہ! حضرت مولانا احمد یار صاحبؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہاڑی کے راہنما حضرت مولانا احمد یارؒ بروز اتوار 5 جمادی الثانی 1427 ہجری 2 جولائی 2006ء کو انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا مرحوم ایک جید عالم، دردمند دل رکھنے والے انسان تھے۔ ایک عرصہ تک جامع مسجد غوث والی کی خطیب رہے۔ اس دوران قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رکھا۔ تحریک ختم نبوت 1984ء میں وہاڑی میں قائدانہ کردار ادا کیا اور قید وبند کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ بعد ازاں سپاہ صحابہؓ میں چلے گئے اور عظمت صحابہؓ کے تحفظ کے لئے جرأت مندانہ کردار کے حامل رہے۔ ایک عرصہ سے فالج کے مریض چلے آرہے تھے۔ وہاڑی میں اہل حق کی پہچان تھے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں کسی ملامت کی پرواہ کئے بغیر مصروف رہے۔

جامعہ اشرفیہ کے نام سے وہاڑی میں مدرسہ قائم کیا۔ جوان کے چھوٹے بھائی مولانا گل محمد چلا رہے ہیں۔ بیماری کے دوران ان کے بیٹوں نے ان کی خدمت میں بھرپور کوششیں کیں۔ بایں ہمہ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق دوا وعلاج کارگر ثابت نہ ہوئے۔ تاآنکہ وقت موعود آن پہنچا اور حضرت مولانا مرحوم نے جان جان آفرین کے سپرد کی۔

حضرت مولانا احمد یار مرحوم کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں مسلمان شامل ہوئے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ پروردگار عالم حضرت مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک ان کی ورثا کے غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کی مغفرت کے لئے دعاگو ہے۔

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہوچکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جاچکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

قادیانی مردہ!

ادارہ!

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔انسان کے ابتدائے آفرینش سے لے کر اس کے اس دار فانی سے کوچ کرنے کے تمام مراحل ایک نظم وضبط اور حسن انتظام کے ساتھ طے کرواتا ہے۔

پھر یہ انسان اگر حلقہ بگوش اسلام ہو۔اپنا مدار زندگی دین اسلام کو بنائے اور نجات اور ہدایت کا وہ راستہ اختیار کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے پسند کیا ہے تو پھر اس کے تقاضے کچھ اور ہوجاتے ہیں۔اب وہ اپنی خواہشات نفس سے نکل کر ایک دین برحق کے غیر متغیر اور غیر مبدل قوانین کو ماننے کا پابند ہوجاتا ہے اور یہی طرز زندگی اس کو رب کریم کے دربار میں سرخرو کردیتی ہے۔مسلمان کو رب کریم نے اس زندگی کے اندر بہت سے حقوق سے نوازا ہے۔اگر وہ باپ ہے تو اولاد کے ذمہ اس کے حقوق رکھے ہیں۔اگر وہ بادشاہ ہے تو رعایا کے ذمہ اس کے حقوق رکھے ہیں۔ایسے ہی کچھ حقوق مذہبی حقوق کہلاتے ہیں۔جن میں سے ایک اہم حق مسلمان کو سفر آخرت پر رخصت کرتے وقت پیش آتا ہے اور وہ حق ہے کہ اس کو جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے۔حاصل یہ ہوا کہ نماز جنازہ کا حق مسلمان کا ہے کسی غیر مسلم کی نماز جنازہ سرے سے ہے ہی نہیں۔چنانچہ قرآن کریم نے صراحت کے ساتھ غیر مسلم کی نماز جنازہ ادا کرنے سے ممانعت بیان فرمادی اور ارشاد فرمایا کہ:

﴿ترجمہ:اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔توبہ ۸۴﴾

آیت کریمہ میں غور کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کسی بھی غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔اس کی علت یہ بیان کی گئی کہ یہ لوگ اپنے کفر اور اللہ اور اس کے رسول کے انکار کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جنازہ ایک مذہبی حق ہے جس کے یہ لوگ مستحق نہیں۔

یہی اللہ اور رسول کے انکار والی علت قادیانیوں میں بدرجہ اتم موجود ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ اور رسول ﷺ اور دیگر انبیاء مقبولین کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔لہٰذا یہ بات قرآن کریم کی آیت مبارکہ کی روشنی میں ثابت ہوئی کہ کسی مسلمان کے لئے کسی قادیانی کا جنازہ پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔

اسی طرح آیت کریمہ میں ایک اور اہم نکتہ کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ جب کسی غیر مسلم کی قبر پر مسلمان کا کھڑا ہونا ممنوع ہے تو اس کی ہمیشہ کی ہمسائیگی قبرستان میں مسلمانوں کے ساتھ کیسے روا ہوسکتی ہے۔اس لئے کسی غیر مسلم کو

مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ گناہ اور ناجائز ہے۔

ارشاد ربانی ہے:''ولا تقم علیٰ قبرہ'' ﴿اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر﴾ سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلامی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ غیر مسلموں کے جائے مدفن مسلمانوں سے ہمیشہ الگ رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمان اپنے رفقاء کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نوازا جائے گا اور غیر مسلم اپنے کفر کی وجہ سے رب کریم کے عتاب اور عذاب کا مستحق ہوگا۔ اس سے ایک مسلمان کے حقوق کی تلافی ہوگی۔ اس بناء پر بھی کسی غیر مسلم کو مسلمان کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ جس طرح کسی غیر مسلم کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ اس لئے کہ امامت کا حق مسلمان کا ہے اسی طرح اس غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان دفن کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے ساتھ مسلمان کو دفن کرنا یہ اس کا اسلامی حق ہے جو اسلام نے اس کے لئے متعین اور مقرر کر رکھا ہے اور یہ مسئلہ امت مسلمہ کا متفقہ مسئلہ ہے۔ اس میں امت میں سے کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ مذاہب اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی غیر مسلم کو مسلمان کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا اور پھر قادیانی تو صرف غیر مسلم نہیں یہ تو مرتد اور زندیق ہیں۔ ان کو تو شریعت کسی حال میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔

فقہ حنفی کی الاشباہ والنظائر ص۱۰۱ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ! میں ابن نجیم (م۹۷۱) میں لکھتے ہیں کہ ﴿ترجمہ: اور جب مرتد مر جائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کر دیا جائے تو اس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی اور ملت کے قبرستان میں بلکہ اسے مردار کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔﴾

فقہ مالکی کی احکام القرآن جلد دوم ص۸۰۲ پر قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ حضرت امام مالکؒ کے قول پر تفریع کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ﴿ترجمہ: پس نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے ...... اگر یہ سوال ہو کہ انہیں کہاں دفن کیا جائے؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ان کی ہمسائیگی سے ایذاء نہ دی جائے۔ یعنی مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن نہ کیا جائے۔﴾

فقہ شافعی کی شرح مہذب جلد۵ ص۲۸۵ مطبوعہ بیروت پر صراحت کے ساتھ ارشاد ہے کہ:''اور نہ دفن کیا جائے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں اور نہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں۔'' معلوم ہوا کہ فقہ شافعی کے اندر بھی غیر مسلموں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

فقہ حنبلی کی المغنی مع الشرح الکبیر ج۲ ص۴۲۳ اس کتاب کے اندر بھی امام احمدؒ کی طرف سے صراحت کردی گئی ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں کسی صورت میں دفن نہیں جاسکتا۔

چنانچہ جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''حافظ (محمد یوسف پنشنرز) صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت

سے بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہوسکتا ہے؟ جب تک اس زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اس افتراء اور جھوٹے دعویٰ نبوت پر مرے اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔'' (تحفۃ الندوہ ص۷ خزائن ج۱۹ ص۹۵)

آگے چل کر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ کرنے کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بغرض محال کوئی کتاب الہامی مدعی نبوت کی نکل آئے۔ جس کو وہ قرآن شریف کی طرح جیسا کہ میرا دعویٰ ہے خدا کی ایسی وحی کہتا ہو جس کی صفت میں لاریب ہے۔ جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا۔'' (تحفۃ الندوہ ص۱۱ خزائن ج۱۹ ص۹۹)

مرزا قادیانی کی ان عبارتوں سے تین باتیں واضح ہو رہی ہیں:

۱...... جھوٹا مدعی نبوت کافر اور مرتد ہے۔ اسی طرح اس کے ماننے والے بھی مرتد اور کافر ہیں۔ وہ کسی اسلامی سلوک کے مستحق نہیں۔

۲...... کافر اور مرتد کی نماز جنازہ نہیں اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۳...... مرزا قادیانی بھی مدعی نبوت ہے اور وہ اپنی شیطانی وحی کو معاذ اللہ قرآن کی طرح سمجھتا ہے۔

پس اگر سابقہ ادوار کے جھوٹے مدعیان نبوت اس کے مستحق ہیں کہ ان کو اسلامی برادری میں شامل نہ سمجھا جائے۔ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے تو بعینہ اسی سلوک کے روادار قادیانی بھی ہیں کہ نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ ان کو امت مسلمہ کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ: (الف)...... حکومت پاکستان کے سرکاری کاغذات میں ''مال'' مسلمانوں کی جائے تدفین کو قبرستان اور غیر مسلموں کی جائے تدفین کو ''مرگھٹ'' لکھا جاتا ہے۔ (ب)...... پوری دنیا حتیٰ کہ یورپ میں مسلمانوں کے قبرستان علیحدہ اور غیر مسلموں کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ (ج)...... نیز حکومت نے ایک سرکلر کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے قانوناً منع کیا ہے۔ (د)...... خود قادیانیوں کے شہر چناب نگر میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے قبرستان علیحدہ ہیں۔ (ہ)...... پاکستان میں ۹۹٪ مقامات پر قادیانیوں کے مرگھٹ مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔ (و)...... بعض مقامات پر قادیانیوں نے اپنا مردہ شرارت سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا۔ لیکن مسلمانوں کے احتجاج پر اس مردہ کو نکال کر قادیانیوں نے علیحدہ دفن کیا۔ کیا کیا جائے اس کا کہ بعض مقامات پر شرارتاً اب بھی قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا اصرار کر کے فتنہ فساد پھیلاتے ہیں؟۔ مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اگر کہیں قادیانی اپنا مردہ مسلم قبرستان میں دفن کریں تو حکومت کو مطلع کر کے اس کا سدباب کریں۔ اس لئے کہ قادیانیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونا شرعاً و قانوناً جائز نہیں۔

قادیانیوں کا کردار تاریخ کے آئینہ میں!

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

علمائے حق نے باطل فتنوں کی سرکوبی کے لئے اپنے محدود وسائل کے باوجود ہر ممکن کوششیں کیں۔ تحفظ ختم نبوت کا کام ہو یا تحفظ ملک وملت کا اہم کام۔ ہمیشہ سردھڑ کی بازی لگائی اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ مہلک اور سب سے خطرناک فتنہ قادیانیت کے بارے میں ہمیشہ نہ صرف عوام الناس کو بلکہ اصحاب اقتدار کو اس فتنہ کی مہلک اور خطرناک سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ لیکن حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حکمرانوں کی سردمہری نے ان فتنوں کو عروج دیا اور دیگر نقصانات سے دوچار کیا۔

ہمارے اسلاف نے قیام پاکستان سے پہلے ہی امت مسلمہ کو آگاہ کر دیا تھا کہ جس طرح قادیانی اسلام کے خاتم النبیین ﷺ کے اور قرآن وسنت کے وفادار نہیں۔ اسی طرح یہ پاکستان کے اور اہل پاکستان کے بھی وفادار ہرگز نہیں ہیں اور آج بھی ہم اپنے اسلاف کی طرح مسئلہ ختم نبوت سے مسلمانوں کو آگاہ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے کہ قادیانی مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں ہیں۔ ان سے ہوشیار اور خبردار رہنا اور دوسروں کو خبردار رکھنا پوری کائنات کے مسلمانوں کا فرض اوّلین ہے۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب قادیانی ٹولہ قیام پاکستان کے وقت اس سرزمین پاک میں داخل ہوا تو پاکستان اور اہل پاکستان کو ہر موقع پر اس بدبخت ٹولہ نے ہمیشہ نقصان پہنچایا۔ ہمارے اسلاف خصوصاً امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسینؒ اختر، حضرت مولانا تاج محمودؒ، حضرت مولانا محمد حیاتؒ، شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ وغیرہم نے حکمرانوں کو ہر وقت اس قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا۔ مگر اسلام کی باتوں کو ان سنا کر دیا۔

جس کی چند مثالیں جو حاضر خدمت ہیں۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ کو بنایا گیا۔ ہماری اس وقت کی حکومت کی سب سے بڑی غلطی تھی کہ ایک باغی ختم نبوت کو ایک اہم عہدہ دیا گیا کہ اس نے چن چن کر قادیانیوں کو اہم اور کلیدی آسامیوں پر بٹھایا۔ وہ دور ملک وملت کے لئے بدترین دور ثابت ہوا۔ اس ننگ ملت نے سفارت خانوں میں قادیانی بھیجے۔ جہاں قادیانیوں نے اسلام اور مسلمان قوم کو ڈسنا شروع کیا۔ قادیانی وزیر خارجہ ملک میں آباد ایک موچی سے لے کر اعلیٰ قادیانی افسر تک کا علم اور پورا ریکارڈ رکھتا تھا کہ کہاں اور کس سیٹ پر کون سا قادیانی بیٹھا

ہے۔ جب کوئی مسلمان افسر کسی قادیانی سازش کو بے نقاب کرتا تو قادیانی ٹولہ اس افسر کے خلاف سازشوں اور اس کو اس سیٹ سے ہٹانے کی کوشش میں شروع ہو جاتا۔ جیسا کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم شہید ملت خان لیاقت علی خان لیاقت باغ راولپنڈی میں ظفر اللہ کی سبکدوشی کا اعلان کرنے والے تھے۔ مگر اعلان سے قبل ہی قادیانی افسران کی سازش پر شہید کر دیئے گئے۔ جس کا تذکرہ اس وقت کے اخباروں اور جرائد میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ لیاقت رپورٹ تیار کرنے والے دو اعلیٰ فوجی افسران اور پورے ریکارڈ کو جنگ شاہی میں طیارہ گرا کر ختم کر دیا گیا۔ یہ بھی ایک قادیانیوں کی سازش تھی۔ ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ سوال کرنے پر جو اس نے جواب دیا وہ عوام کے علم میں ہے۔ لیکن معلوم نہیں ایسا شخص اتنے عرصہ تک وزارت خارجہ کی کرسی پر کیسے رہا اور اب تک ایسے لوگ فوجی و سول محکموں میں کیسے گھسے ہوئے ہیں۔

مجاہد ختم نبوت جناب آغا شورش کاشمیریؒ کے بقول ایوب خان جنگ 1965ء کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ کیونکہ وہ وقت جنگ کرنے کے لئے کسی طور پر بھی مناسب نہ تھا۔ جنرل اختر قادیانی نے نواب کالا باغ مرحوم سے کہلوایا کہ ایوب خان کو مشورہ دیں کہ کشمیر حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔ جنرل اختر قادیانی نے نواب صاحب سے ملاقات کرنا چاہی۔ مگر نواب صاحب نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ میں ایوب خان کو یہ مشورہ ہرگز نہیں دوں گا۔ قادیانی جرنیلوں کی کوشش اس لئے تھی کہ مرزا بشیر الدین نے ایک پیشگوئی کی تھی کہ کشمیر مرا امتی فتح کرے گا۔ آخر کار ایوب خان بات مان گیا اور جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ کا جو نتیجہ نکلا وہ آپ کے سامنے ہے۔ 1965ء کی جنگ قادیانیوں کی سازش تھی۔ جس میں وہ ناکام ہوئے اور بشیر الدین کی جھوٹی پیش گوئی بھی روز روشن کی طرح جھوٹی ثابت ہوئی۔

تحریک ختم نبوت 1974ء بھی قادیانی حرکات کی وجہ سے چلی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اس کی ابتداء بھی قادیانی ظلم اور بربریت اور قادیانیوں کی من مانی کی وجہ سے ہوئی۔ انہوں نے نشتر کالج ملتان کے مسلم طلباء پر حملہ کیا اور انہیں زخمی کر دیا۔ یہ سب سازشیں چناب نگر میں تیار ہوئیں۔

دسمبر 1971ء میں سقوط ڈھاکہ بھی قادیانی ٹولہ اور قادیانی اعلیٰ فوجی افسران کی سازشوں کا نتیجہ تھا۔ جیسا کہ اپریل 1983ء کو روزنامہ جنگ لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے مشترکہ پاکستان کے آخری کمانڈر جنرل امیر عبداللہ خان نیازی نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ مشرقی پاکستان صرف اور صرف ایم ایم احمد پلان کے تحت ہم سے جدا ہوا ہے اور یہ یقیناً قادیانی سازش تھی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی کو قادیانی ٹولے نے اغواء کیا۔ آٹھ گھنٹے حبس بے جا میں رکھا گیا اور طرح طرح کی تکالیف دی گئیں۔ جس کی وجہ سے حضرت مولانا ساقی کو دس دن ہسپتال میں بطور علاج کے رہنا پڑا۔

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی؟

حضرت مولانا مشیر احمد قاسمی دیوبند

یوں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری اور ان کو سولی دینے کا قصہ چاروں انجیلوں میں مذکور ہے۔ مگر ان میں اس قدر متضاد اور انہونی باتوں کی آمیزش ہے۔ جن سے سولی کا سارا قصہ بناوٹی اور خیال محسوس ہوتا ہے۔ ہم آگے چل کر انجیلوں کی متضاد اور انہونی باتوں کو نقل کریں گے۔ مگر پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف یہودی سازش اور مشورۂ قتل کے بارے میں انجیل کا بیان پڑھئے:

انجیل یوحنا باب ۱۱ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لعزر نامی مدفون شخص کو زندہ کرنے اور اس معجزہ سے بہتیرے یہودی کا آپ پر ایمان لانے کا تذکرہ اور سردار کاہنوں کا آپ کو گرفتار کرنے کے مشورہ کرنے کا ذکر اس طرح ہے کہ:

''اس نے بلند آواز سے پکارا کہ اے لعزر! نکل آ۔ جو مر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا۔ پس بہتیرے یہودی جو مریم کے پاس آئے تھے اور جنہوں نے یسوع کا یہ کام دیکھا اس پر ایمان لائے۔'' (یوحنا باب:۱۱)

آگے سردار کاہنوں اور فریسیوں کی مخالفت کا ذکر اس طرح ہے کہ: ''پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں کو جمع کر کے کہا۔ ہم کرتے کیا ہیں؟۔ یہ آدمی تو بہت معجزے دکھاتا ہے۔ اگر ہم اسے یوں ہی چھوڑ دیں تو سب اس پر ایمان لے آئیں گے۔''

اس کے بعد ہے کہ: ''پس وہ اسی روز سے اسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے۔''

انجیل یوحنا باب:۷ میں ہے کہ: ''پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے ان کو پکڑنے کے لئے پیادہ بھیجے۔ یسوع نے کہا کہ میں تھوڑے دنوں تک تمہارے پاس ہوں۔ پھر اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا۔ تم مجھے ڈھونڈو گے۔ مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں تم نہیں آسکتے۔''

اخیر وقت میں اپنے حواریوں کو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہی کہا تھا۔ جیسا کہ یوحنا باب:۱۳ میں ہے کہ:

''اے بچو! میں تھوڑی دیر اور تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا کہ میں نے یہودیوں سے کہا ہے کہ میں جہاں ہوں۔ وہاں تم نہیں آسکتے۔ ویسا ہی تم سے بھی کہتا ہوں۔''

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اذ قال اللہ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔۔۔ الخ۔ آل عمران:۵۵'' ﴿جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور پاک کردوں گا۔

تجھ کو کافروں سے اوپر رکھوں گا۔ ان کو جو تیرے تابع ہیں۔ غالب ان لوگوں سے جو انکار کرتے ہیں۔ قیامت کے دن تک۔ پھر میری طرف ہے تم سب کو پھر آنا۔ پھر فیصلہ کردوں گا۔ تم میں جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔﴾

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پکڑوانے والوں کی طرف اشارہ کیا تھا؟

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے تو آپ نے اپنے حواریوں سے کہا کہ: ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔ (آگے ہے کہ) جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا وہی مجھے پکڑوائے گا۔ اس کے پکڑوانے والے یہودا نے کہا کہ اے ربی! کیا میں ہوں۔ اس نے اس سے کہا تو نے خود کہہ دیا۔'' (متی باب:۲۶)

انجیل مرقس باب:۲۲ میں ہے کہ: ''جو میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے۔'' آگے یہودا کے پوچھنے کا ذکر نہیں ہے۔ اور انجیل لوقا باب:۲۲ میں ہے کہ: ''دیکھو پکڑوانے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میز پر ہے۔ (یعنی دستر خوان) پر۔''

انجیل یوحنا باب:۱۳ میں ہے کہ: ''یوحنا نے کہا اے خداوند! وہ کون ہے۔ یسوع نے جواب دیا جسے میں نوالہ ڈبو کے دوں گا وہی ہے۔ پھر اس نے نوالہ ڈبویا اور اس نوالہ کے بعد شیطان اس میں سما گیا۔ پس یسوع نے اس سے کہا جو کچھ تجھ کو کرنا ہے جلد کرلے۔''

کس قدر تعجب خیز ہے یہ بات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کی سازش میں مخبری کرنے والے کو معین طور پر بتلا رہے ہیں۔ جب بھی کھانے کی مجلس درہم برہم نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کے جاں نثار گیارہ حواریوں پر اس کا کچھ اثر ہوتا ہے اور کس قدر حیرت ناک ہے یہ بات کہ کل تک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مبارک ہاتھ سے صرف شفاء و رحمت کا ظہور ہوتا تھا اور آج اسی ہاتھ کے نوالہ ڈبو کر دینے سے کھانے والے پر شیطان سما جاتا ہے اور ان سب سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے یہ بات کہ جو اپنے مخبری کرنے والے سے یہ کہتے ہیں کہ: ''جو کچھ تجھ کو کرنا ہے جلدی کرلے۔'' کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اپنے قتل کی سازش میں شریک ہیں؟۔

پھر چاروں انجیلوں کی تضاد بیانی دیکھئے کہ: ''متی'' اور ''مرقس'' کہتی ہے کہ: ''جو میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے۔'' اور انجیل لوقا کہتی ہے کہ: ''پکڑنے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میز پر ہے۔'' اور انجیل یوحنا کہتی ہے کہ: ''جس کو میں لقمہ ڈبو کر دوں وہی ہے۔'' اب کون سا الہام سچ ہے اور کون سا غلط؟۔

اور بھی ملاحظہ کیجئے: یہودا کے بارے میں ایک الہام ہے جس میں یہودا ملعون ہو جاتا ہے کہ اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ (انجیل مرقس وانجیل لوقا) مگر دوسرے الہام میں اسی یہودا کو آسمانی بادشاہت کے بارہ تختوں میں سے ایک تخت پر بٹھا کر عدالت کرائی جارہی ہے۔

لوقا باب:۲۲ اور متی باب:۱۹ میں ہے کہ: ’’بارہ تختوں پر بیٹھ کر بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔‘‘

گرفتاری کا منظر اور انجیلوں کی تضاد بیانی

’’یہودا جو ان بارہ (حواریوں) میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک بھیڑ لاٹھیاں اور تلواریں لئے ہوئے سردار کاہنوں اور بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی اور ان کے پکڑوانے والے نے انہیں یہ بتادیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے۔ اسے پکڑ لینا اور فوراً یسوع کے پاس آ کر کہا: اے ربی! سلام اور اس کے بوسے لئے۔ یسوع نے کہا میاں جس کام کے لئے آیا ہے کرلے۔ اس پر انہوں نے پاس آ کر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اسے پکڑ لیا۔‘‘ (متی باب:۲۶)

انجیل لوقا باب:۲۲ میں اتنا اضافہ ہے کہ: ’’یسوع نے کہا: اے یہودا! کیا تو بوسہ لے کر ابن آدم کو پکڑواتا ہے۔‘‘

انجیل یوحنا باب:۱۸ میں ہے کہ: ’’یسوع خود مجمع سے پاچھتے ہیں کہ تم کس کو ڈھونڈتے ہو؟۔ انہوں نے اسے جواب دیا۔ یسوع ناصری کو۔ یسوع نے ان سے کہا۔ میں ہی ہوں۔ اور اس کا پکڑوانے والا یہودا بھی اس کے ساتھ تھا۔‘‘

ان انجیلوں کی تضاد بیانی دیکھئے! انجیل متی کہتی ہے کہ یہودا نے بوسہ لے کر مجمع سے یسوع کا تعارف کرایا اور انجیل یوحنا کہتی ہے کہ خود یسوع نے اپنے آپ کا تعارف کرایا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا لوگ یسوع کو پہچانتے نہ تھے کہ یہودا کو تعارف کرانے یا خود یسوع کو اپنے تعارف کرانے کی ضرورت پڑی؟۔ جب کہ یسوع ہر وقت مجمع عام میں دعوت وتبلیغ کیا کرتے تھے اور ان کے معجزات کی وجہ سے ہمیشہ ان کے ساتھ ایک بھیڑ رہا کرتی تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہودیوں کی عدالت میں پیشی اور انجیل کی تضاد بیانی

انجیل متی باب:۲۶ میں ہے کہ: ’’یسوع کو پکڑوانے والے اس کو سردار کاہن کے پاس لے گئے۔‘‘ اور آگے یسوع کے ساتھ سردار کاہن کے سوال وجواب کا تذکرہ اس طرح ہے کہ:

’’سردار کاہن نے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے تو یسوع نے اس سے کہا تو نے خود کہہ دیا۔ بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کی بادلوں پر آتے دیکھو گے۔‘‘

انجیل یوحنا کے مطابق یسوع کو پہلے حنا کے پاس لے جایا گیا۔ چنانچہ یوحنا باب:۱۸ میں ہے کہ:

’’تب سپاہیوں اور ان کے صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا اور پہلے حنا کے پاس لے گئے۔‘‘

حنا کے یہاں لے جانے کی بات اس انجیل کے سوا اور کسی انجیل میں نہیں ہے۔ بلکہ انجیل متی ومرقس سے معلوم

ہوتا ہے کہ مسیح کے مقدمات کی تحقیق کائفا کے یہاں رات ہی میں ہوئی اور انجیل لوقا سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سپاہی رات میں گرفتار کر کے لے گئے تو انہوں نے رات میں مسیح کو مارا پیٹا اور صبح کو عدالت یہود امیں پیش کر دیا۔

غور کیجئے کہ اگر یہ کتابیں الہامی ہیں تو اس قدر تناقضات و اختلاف کیا معنی رکھتا ہے؟۔

پیلاطیس کے دربار میں یسوع کی پیشی کے سلسلہ میں انجیل کا باہم اختلاف

انجیل متی باب:۲۷ اور مرقس باب:۱۵ میں اس طرح ہے کہ:

''جب صبح ہوئی تو سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے یسوع کے خلاف مشورہ کیا کہ اسے مار ڈالیں اور باندھ کر لے گئے اور پیلاطیس حاکم کے حوالے کیا۔''

انجیل لوقا باب:۲۳ میں ہے کہ:'' پیلاطیس نے اس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟۔ اس نے اس کے جواب میں کہا تو خود کہتا ہے۔''

پھر آگے ہے کہ پیلاطیس نے یسوع سے پوچھ تاچھ کرنے کے بعد:''اسے ہیرودیس کے پاس بھیجا اور ہیرودیس نے اس کا مذاق اڑانے اور ٹھٹھا کرنے کے بعد دوبارہ پیلاطیس کے پاس بھیج دیا۔''

یسوع کا رومی حاکم کی عدالت سے ہیرودیس کی عدالت میں جانا۔ پھر ہیرودیس کی عدالت سے رومی حاکم کی عدالت میں واپس جانا۔ جس میں یسوع کو ایک حکومت کی ولایت سے دوسری حکومت کی ولایت میں لے جایا گیا۔ کتنا اہم واقعہ ہے؟۔ مگر لوقا کی انجیل کے علاوہ اور کسی انجیل میں اس کا ذکر نہیں۔ حتیٰ کہ یوحنا بھی اسے نقل نہیں کرتا۔ جسے اپنے بارے میں اس واقعہ کا عینی شاہد ہونے کا دعویٰ ہے۔

حسد باہمی بغض و نفرت اور پیٹھ پیچھے برائی کرنا

حسد دل کی بیماری ہے جو انسان کے کردار کی تباہی میں پہلے پتھر کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ گھن کی طرح انسانی کردار کو چاٹ لیتی ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ میں یہ نیکیوں کو آگ کی طرح کھا جاتی ہے۔ کسی کی نعمت خوشی اور علم پر رشک کرنا اور ویسا ہی اپنے لئے چاہنا تو جائز ہے۔ مگر اس جستجو اور خواہش میں مصروف رہنا کہ یہ اس سے چھن جائے بدترین گناہ ہے۔ بغض اور نفرت اندھیرا ہے۔ مومن کے دل میں نور ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔ حضور ﷺ نے حضرت انسؓ سے فرمایا کہ:

''اگر ہو سکے تو ایسی زندگی بسر کرنا کہ صبح سے شام اور شام سے صبح ہو جائے تیرے دل میں کسی کی بدخواہی نہ ہو۔ یہی میرا طریقہ ہے اور میرے طریقے پر عمل کرنے والا میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔''

اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کسی کی زیادتی سے متاثر بھی ہو تو مومن بغض و نفرت پالنے کی بجائے اسے معاف کر دے۔ پیٹھ پیچھے برائی کا دوسرا نام غیبت ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!

اداره!

رشید مرتضیٰ ایڈووکیٹ کی یاد میں تعزیتی سیمینار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام وکیل ختم نبوت اور معروف قانون دان رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ کی یاد میں تعزیتی سیمینار لاہور پریس کلب میں ممتاز عالم دین حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جبکہ مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ تھے۔ تعزیتی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان شریعت کونسل کے سربراہ حضرت مولانا زاہد الراشدی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، سینئر وکیل جناب محمد اسماعیل قریشی، جناب ظہیر احمد میر ایڈووکیٹ، ممتاز صحافی ودانشور جناب صاحبزادہ طارق محمود، جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم حضرت مولانا فضل الرحیم، جے یو آئی کے رہنما حضرت مولانا محمد امجد خان، جامعہ مدنیہ کے مہتمم حضرت مولانا محمود میاں، جناب صاحبزادہ رشید احمد، مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جناب قاری جمیل الرحمٰن اختر، حضرت مولانا عبدالرؤف فاروقی، جناب میاں عبدالرحمٰن، حضرت مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی، حضرت مولانا ذکاء الرحمٰن، جناب سید سلمان گیلانی، جناب قاری نذیر احمد، جناب علامہ محمد ممتاز اعوان، جناب قاری محمد اقبال، حضرت مولانا ضیاء الحسن، حضرت مولانا سجاد الحق نے وکیل ختم نبوت رشید مرتضیٰ قریشی مرحوم کی دینی وملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ وعقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے رشید مرتضیٰ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں جنہیں رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ مقررین نے کہا کہ رشید مرتضیٰ قریشی نے ساری زندگی اسلام کی بلندی کے لئے وقف کئے رکھی۔ انہوں نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی نبوت ورسالت کے دفاع اور فتنہ قادیانیت کے خلاف نصف صدی سے زائد عدلیہ کے محاذ پر جو قانونی جنگ لڑی وہ بے مثال اور سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ مقررین نے فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں سے متعلق کی گئی قانون سازی پر عمل درآمد کو موثر بنا کر قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔

طلباء تحفظ ناموس رسالت کنونشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام طلباء تحفظ ناموس رسالت کنونشن جامعہ قاسمیہ رحمٰن پورہ لاہور حضرت مولانا سجاد الحق کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن، حضرت مولانا سعید عابد، حضرت مولانا شفیق الرحمٰن، حضرت مولانا محمد عدنان، حضرت مولانا ابوبکر اور دیگر کئی حضرات نے شرکت کی۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ عقیدہ ختم

نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔ فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کو پنپنے سے روکا جائے۔ حکومت کا اولین فرض بنتا ہے کہ جن علاقوں میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں پائی جاتی ہیں ان کا سختی سے نوٹس لے۔ تاکہ وہاں قادیانی فلاح و بہبود کے نام پر مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ پر ڈاکہ زنی کرنے والی قادیانی این جی اوز اپنے مذموم و مخصوص مقاصد حاصل نہ کرسکیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی نے گزشتہ ماہ تونسہ شریف اور ضلع ڈیرہ غازی خان کا تفصیلی تبلیغی دورہ کیا۔ حضرت مولانا نے تبلیغی دورہ کے دوران مدرسہ کنز العلوم وہوا، جامع مسجد ٹبی قیصرانی، جامع مسجد صدیق اکبر ریتڑہ، جامع مسجد ابوہریرہ تونسہ، جامع مسجد بلال، جامع مسجد دلشاد والی، جامع مسجد قباء عیدگاہ کوٹ قیصرانی، جامع مسجد بلوچاں والی شادن لنڈ، جامع مسجد اویسیہ، جامع مسجد بلال کالا شہر میں اجتماعات سے خطاب کیا اور لوگوں کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی نے علاقہ کے علمائے کرام اور جماعتی رفقاء سے ملاقات کی اور انہیں ختم نبوت کے کام کو مزید تیز کرنے کی ترغیب دی۔

قادیانیوں کا مناظرہ سے فرار

قادیانیوں کا میدان مناظرہ سے فرار اور مسلمانوں کی فتح جس میں عنایت پور بھٹیاں کے قریب احمد والہ تھانہ بڑانہ ضلع جھنگ میں قادیانی مربی ایک ماہ سے احمد والہ میں جاکر مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج کرتے رہے۔ احمد والہ کے مقامی خطیب حضرت مولانا محمد اسحٰق نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے خطیب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ سے رابطہ کیا کہ قادیانی پورے علاقہ میں چناب نگر سے مربیوں کی ویگن بھر کر آتے ہیں اور مسلمانوں کو چیلنج کرتے پھرتے ہیں کہ ہم سے مناظرہ کرو۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ آپ ان کا چیلنج قبول کرلیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جو تاریخ طے ہوئی میں آجاؤں گا۔ قادیانیوں نے خود تاریخ دی۔ خود جگہ مقرر کی۔ خود اپنی مرضی سے موضوع مقرر کیا۔ مقررہ تاریخ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کتابیں لے کر وہاں پہنچ گئے۔ علاقہ کے مسلمان اور دیہاتوں کے علماء بھی موقع پر پہنچ گئے۔ قادیانی مربی اور مربیوں کے استاد ظفر احمد رائے اللہ بخش بھٹی قادیانی علاقے کا زمیندار اور دیگر قادیانی بھی دوسرے چک میں آئے ہوئے تھے۔ جب مسلمان علماء کا پتہ چلا تو قادیانی کہنے لگے کہ ہم مناظرہ نہیں کرتے تو علاقہ کے معززین مسلمان قادیانیوں کے پاس گئے کہ اب آؤ۔ ایک ماہ سے آپ خود ہمیں مناظرہ کا چیلنج کرتے رہے۔ قادیانی دو گھنٹے کے بعد بڑی مشکل سے آئے۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت مولانا شیر مناظر مقرر ہوئے۔ معاون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خطیب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر اور حضرت مولانا مشتاق احمد معاون مقرر ہوئے۔ مجلس احرار کے حضرت مولانا محمد مغیرہ بھی موجود تھے۔ مقامی لوگ ثالث مقرر ہوئے۔ تین گھنٹے تک سوالات

وجوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ قادیانیوں کی اصل کتابوں سے حوالے دکھائے گئے۔ مرزائی ایک بھی حوالے کا جواب نہ دے سکے۔ جب کسی حوالے کا جواب نہ آیا تو پندرہ دن کا ٹائم مہلت کے طور پر مانگا کہ ہم تیاری کر کے آئیں گے۔ مقررہ تاریخ پر حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اور دیگر علمائے کرام احمد والہ میں پہنچے تو مرزائی بھاگ گئے۔ مقامی خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون حضرت مولانا محمد اسحق نے مسلمانوں کا خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔ حاضرین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر وافر مقدار میں تقسیم کیا گیا۔

شہید ناموس رسالت کانفرنس قصور

گزشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام محفل حمد ونعت و عامر شہید چیمہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت جناب حاجی فضل حسن اور جناب حاجی سلامت علی صاحب نے کی۔ تلاوت جناب قاری محمد ارشد محمود جبکہ جناب حافظ محمد آصف رشیدی نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صدر پوری اور ختم نبوت قصور کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے عامر شہید چیمہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ انتظامات امیر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور جناب قاری مشتاق احمد رحیمی، جناب قاری محمد سیف اللہ رحیمی، جناب محمد طاہر، جناب قاری محمد اسحق، جناب قاری محمد رمضان، جناب حافظ محمد عمر، جناب الحاج میاں معصوم انصاری اور جناب قاری شاہ محمد اور طلباء جامعہ رحیمیہ قصور نے سرانجام دیئے۔ عاشقان غلامان مصطفیٰ ﷺ نے کانفرنس کو بھرپور کامیاب کیا۔

شہید ناموس رسالت کانفرنس ایبٹ آباد

حدود آرڈیننس سمیت دیگر اسلامی قوانین میں ترمیم کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا جائے۔ آئین کی اسلامی شقیں اسلامیان پاکستان کی طویل جدوجہد کا ثمر ہیں۔ ان کو بازیچہ اطفال بنانے سے گریز کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو ختم کرنے کی ناپاک جسارت کرے گا اللہ تعالیٰ ایسے حکمران کو ذلیل وخوار کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ملک پورہ ایبٹ آباد کے زیر اہتمام شہید ناموس رسالت کانفرنس سے مقررین نے اپنے خطاب میں کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا افسر علی شاہ نے کی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب اعجاز احمد نے سرانجام دیئے۔ حضرت مولانا انیس الرحمٰن نے تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ جبکہ جناب جنید مصطفیٰ اور جناب بلال نے نعتیں پیش کیں۔ مقررین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی شامل تھے۔

حضرت مولانا محمد فیاض مدنی کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمٹ کے مبلغ حضرت مولانا محمد فیاض مدنی نے گزشتہ ماہ اندرون سندھ ضلع خیر پور

میرس، مورو، نوشہرو فیروز، کنڈیارو اور دیگر کئی ایک شہروں کا تبلیغی دورہ کیا۔ حضرت مولانا نے اپنے دورہ کے دوران جن مساجد میں درس حدیث دیا ان میں مدرسہ نور الہدیٰ مورو، جامع مسجد خضریٰ لطیف کالونی، جامع مسجد پیروں والی، جامع مسجد الفاروق کنڈیارو اور دیگر کئی ایک مساجد شامل ہیں۔ ان مقامات پر حضرت مولانا نے خطاب بھی فرمایا اور رکنیت سازی بھی کی اور علمائے کرام سے ملاقاتیں بھی کیں۔ حضرت مولانا محمد فیاض مدنی کا دورہ انتہائی کامیاب رہا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے انتخابات

گزشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے انتخابات رحمانیہ مسجد میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد حسین ناصر اور حضرت مولانا محمد فیاض مدنی کی نگرانی میں ہوئے۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ عمل میں لایا گیا:

سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا عبدالکریم کھوڑو، سرپرست حضرت مولانا غلام شیخ، امیر جناب حکیم عبدالواحد بروہی، نائب امیر حضرت مولانا عبدالخالق، جنرل سیکرٹری جناب عبدالسمیع شیخ، نشرواشاعت جناب عبداللطیف شیخ، ناظم تبلیغ جناب قاری محمد انور، خازن جناب جاوید احمد شیخ اور جناب عبدالقیوم شیخ، ممبران شوریٰ حضرت مولانا محمد رمضان، حضرت مولانا نعمت اللہ، جناب حافظ ظہور احمد، جناب حاجی عبداللہ، جناب عبدالسمیع شیخ، جناب حبیب اللہ پٹھان، جناب قاری لعل محمد، جناب حاجی عبدالحمید میمن، جناب سید احمد شاہ، جناب جاوید احمد، جناب قاری محمد انور، جناب ڈاکٹر تاج محمد اور جناب حکیم عبدالواحد بروہی شامل ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے انتخابات

گزشتہ ماہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری میں ایک اہم اجلاس بسلسلہ سہ سالہ انتخابات منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب بشیر احمد نے کی۔ نئے عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں: امیر جناب بشیر احمد، نائب امیر جناب محمد ابراہیم قائم خانی، ناظم اعلیٰ جناب میاں عبدالواحد، نائب ناظم اعلیٰ میاں ریاض احمد، ناظم تبلیغ جناب محمد امجد ارائیں، ناظم نشرواشاعت جناب سہیل اصغر، خزانچی جناب ڈاکٹر محمد رفیق، رکن عمومی جناب محمد حنیف مغل، انچارج دفتر جناب محمد رفیع منتخب ہوئے۔ جناب میاں محمد سلیم، جناب محمد افضل ارائیں، جناب حاجی دین محمد، جناب حاجی محمد اکرام، جناب محمد ناصر، جناب وسیم سرور، جناب سید منظور حسین شاہ، جناب عبدالحفیظ، جناب چوہدری عبیداللہ گل، جناب محمد ندیم بھٹی، جناب ماسٹر غلام حیدر، جناب عبدالکریم، جناب محمود احمد، جناب فتح روز خان اراکین شوریٰ منتخب ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے انتخابات کی تجدید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس امیر شہر جناب قاری مشتاق احمد رحیمی کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جس میں سابقہ عہدیداران کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آئندہ تین سال کے لئے تجدید کی گئی۔ امیر جناب قاری مشتاق احمد رحیمی، ناظم اعلیٰ جناب میاں محمد معصوم انصاری، ناظم اطلاعات جناب حاجی شبیر احمد مغل۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے انتخابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے آئندہ تین سال کے انتخابات دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں ہوئے۔ جس میں اراکین شوریٰ و اراکین عاملہ اور اراکین مجلس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے:

امیر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب جامع مسجد قندھاری۔ نائب امیر اول حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر خطیب جامع مسجد سنہری۔ نائب امیر دوم جناب سید حاجی شاہ محمد آغا۔ ناظم تبلیغ حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی خطیب گول مسجد سٹلائٹ ٹاؤن۔ ناظم اعلیٰ جناب حاجی تاج محمد فیروز۔ نائب ناظم جناب حاجی خلیل الرحمٰن۔ ناظم رابطہ جناب قاری محمد حنیف خطیب جامع مسجد طوبیٰ۔ ناظم مالیات جناب حاجی زاہد رفیق۔ نائب ناظم مالیات جناب حاجی محمد اشرف مینگل۔ ناظم دفتر جناب حاجی نعمت اللہ خان۔ لائبریری انچارج جناب حاجی عبدالصمد بلوچ۔ ناظم ریکارڈ جناب سید حاجی گل محمد آغا۔

صوبائی شوریٰ کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں: حضرت مولانا انوار الحق حقانی خطیب جامع مسجد مرکزی، شیخ الحدیث حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ مہتمم مدرسہ رحیمیہ، حضرت مولانا قاری مہر اللہ مہتمم مدرسہ مرکزی تجوید القرآن، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی مدرسہ مفتاح العلوم، حضرت مولانا مفتی سیف الرحمٰن نواں کلی، حضرت مولانا محمد شفیع نیاز خطیب جامع مسجد سراج، حضرت مولانا حافظ محمد یوسف خطیب جامع مسجد اقصیٰ، حضرت مولانا عبدالقدوس خطیب جامع مسجد چلتن مارکیٹ، حضرت مولانا امان اللہ مینگل مہتمم مدرسہ رحمانیہ دشت سپیزنڈ، حضرت مولانا محمد یاسین خطیب جامع مسجد بسم اللہ، جناب حاجی عبداللہ جان مینگل، جناب حاجی چوہدری محمد طفیل احرار، الحاج حاجی محمد نعیم رئیسانی، حضرت مولانا عبدالرزاق خطیب جامع مسجد کبازئی، جناب حاجی عبدالعزیز چمن، جناب حاجی عبدالرشید چمن، حضرت مولانا نورالدین ہاشمی نورانی مسجد، جناب حاجی مقبول مچھ، حضرت مولانا عبدالمالک شاہ مچھ، حضرت مولانا عطاء اللہ سبی، جناب محبت خان باروزئی سبی، جناب حاجی گل حسن گجر ڈیرہ مراد جمالی، حضرت مولانا ممتاز احمد خطیب جامع مسجد لورالائی، جناب حاجی خواجہ محمد اشرف لورالائی، حضرت مولانا اللہ داد کاکڑ ژوب، جناب حاجی شیخ غلام حیدر ژوب، جناب حاجی محمد اکبر ژوب، جناب حاجی سید سراج آغا۔

صوبائی مجلس عاملہ کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں: حضرت مولانا عبدالرحمٰن خطیب جامع مسجد شالدرہ، حضرت مولانا قاری محمد اسلم حقانی، حضرت مولانا عبدالقیوم مشوانی خطیب جامع مسجد شہباز ٹاؤن، حضرت مولانا مفتی عنایت اللہ نائب خطیب جامع مسجد کبازئی، حضرت مولانا مفتی عبدالصمد خطیب جامع مسجد طیب، جناب حاجی السلیم جامع مسجد محمد اسلم

خان متولی جامع مسجد سراج، جناب میاں محمد عرفان جامع مسجد عمر، کونسلر جناب سردار صفدر زمان، جناب ڈاکٹر حبیب اللہ سلائٹ ٹاؤن، جناب سجاد حیدر، جناب عبدالخالق، جناب محمد زبیر، جناب عتیق الرحمن آغا، جناب حاجی عبدالمتین، ناظم میر اسلم رند، سابق کونسلر جناب محمد الیاس، جناب رشید الزمان، جناب سید دوست محمد عرف ملنگ، جناب سید عنایت شاہ، جناب غازی عبدالرحمن، جناب سید ریحان زیب شاہ، جناب حبیب اللہ کاکڑ، جناب افتخار بابرکٹ پیس گل، جناب حاجی محمد عارف بھٹی۔

مشیران قانونی مندرجہ ذیل ہیں: الحاج چوہدری محمد رفیق ایڈووکیٹ، جناب ناصر خان کانسی ایڈووکیٹ، جناب زاہد مقیم انصاری ایڈووکیٹ، جناب سید اشفاق ایڈووکیٹ، جناب چوہدری عمار یوسف ایڈووکیٹ۔

منگورہ اور سوات میں حضرت مولانا نور الحق نور کے خطابات

قادیانی غیر مسلم اقلیت کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور نے اپنے آقا اور مربی حکومت برطانیہ کے مرکز لندن سے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کی امت کاذبہ کو مسلمانوں کو ارتداد کے جال میں گرفتار کرنے کی تازہ ہدایت دیتے ہوئے پاکستان کے غیر تعلیم یافتہ اور پسماندہ علاقوں میں ارتدادی پرچار کرنے زر وزن کو بے دریغ استعمال کرنے کا کہا ہے۔ اس ارتدادی مہم کے سلسلہ میں دیگر پسماندہ علاقوں اور دیہاتوں کی طرح سوات میں قادیانیت کے کفر کے پرچار کے سلسلہ میں خفیہ طریقہ سے قادیانی لٹریچر تقسیم کرنے کی خبر روزنامہ اسلام کی اشاعت یکم جولائی میں شائع ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے رفقاء نے امیر مجلس حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی سے مشاورت کے بعد مجلس کے ناظم حضرت مولانا نور الحق نور کو اپنی نگرانی میں کام کرنے کی ہدایت دی۔ الحمد للہ منگورہ سوات سے مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم العالیہ سے ٹیلیفون پر رابطہ کرنے کے بعد علمائے سوات کی خواہش پر حضرت مولانا نور الحق نور مجلس کا مطبوعہ لٹریچر ہمراہ لے کر منگورہ سوات گئے۔ حضرت مولانا چار جولائی کو منگورہ پہنچ گئے۔ آپ نے اسی روز نیو بحرین کی جامع مسجد میں مختصر خطاب فرمایا۔ عشاء کی نماز کے بعد حضرت مولانا نے حضرت مولانا قاری محمد طیب کی مسجد میں خطاب کرنے کے بعد مجلس مشاورت کی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق پانچ جولائی کو سوات کی سب سے بڑی دینی درسگاہ مظاہر العلوم میں علمائے کرام اور علاقہ کے چند معززین کا اجلاس دار العلوم کے کمرہ اہتمام میں ہوا اور مختلف تجاویز کی روشنی میں طے ہوا کہ اس سلسلہ میں انتظامیہ سے ملاقات کی جائے اور ساری صورت حال سے انہیں آگاہ کیا جائے اور ساتھ ہی علاقہ میں قادیانی پرچار کے بعد اس کے ردعمل میں پیدا ہونے والی غیرت ایمانی کے اہل اسلام کے جذبات سے آگاہ کیا جائے۔ اس موقع پر مجلس کا مطبوعہ لٹریچر شرکاء اجلاس کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اجلاس میں انتظامیہ سے رابطہ کی ذمہ داری جناب حاجی

سردار علی صاحب کے سپرد کی گئی۔ آپ نے ایس ایس پی صاحب سے چھ جولائی دن ظہر کا وقت لیا۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت مولانا نورالحق نور نے ایک وفد کے ہمراہ مشہور عالم دین جامع مسجد اللہ اکبر کے خطیب حضرت مولانا قاری عبدالباعث صاحب ایم این اے سے سیدو شریف میں ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی اور آپ کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ الحمدللہ! قاری صاحب نے اس سلسلہ میں چند اہم معلومات بھی فراہم کیں۔ اس طرح پانچ جولائی کا دن علمائے کرام سے فرداً فرداً ملاقاتوں اور مشوروں میں گزرا۔ رات کو جامع مسجد میں مختصر خطاب بھی ہوا۔ چھ جولائی بروز جمعرات علمائے کرام، معززین علاقہ، وکلاء حضرات نے جناب قاری عبدالباعث کی سربراہی میں ایس ایس پی صاحب کے دفتر میں ملاقات کی جو تقریباً کافی طویل ملاقات تھی جس میں بہت سی باتوں کا علم وفد کے ذریعہ ایس ایس پی کی معلومات میں اور بہت سی معلومات کا وفد میں شامل حضرات کو انتظامیہ سے ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس کی یہ سعی علمائے سوات کے تعاون اور اکابرین کی توجہ اور دعاؤں سے ضرور بضرور کامیاب ہوگی۔

منگورہ کے قرب وجوار میں چند ایف ایم ریڈیو چینل دینی پروگرام نشر کر رہے ہیں۔ سات جولائی بروز جمعہ ایک وفد کے ہمراہ ایف ایم کے انچارج اور مقرر عالم دین دریا سوات کے اس پار جا کر ملاقات کی اور ان کی خدمت میں مطبوعہ لٹریچر پیش کیا۔ جو انہوں نے وصول کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا تو کام ہی حق کا اظہار اور باطل کا رد ہے۔ انشاءاللہ! ہم مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر لبیک کہیں گے۔ واپسی پر جناب محمد ایاز صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مولانا نے ان کی خدمت میں عرض کی مجلس نے مجھے لٹریچر دے کر آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ جس قدر ضرورت ہو آپ کو منگورہ میں مل جائے گا۔ نماز جمعہ سے قبل مرکزی جامع مسجد منگورہ میں قادیانیت کیا ہے کہ عنوان پر مفصل خطاب ہوا۔ علاقہ کی مختلف جامع مساجد میں بھی علمائے کرام نے اسی عنوان کے تحت خطاب فرمایا اور لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ حضرت مولانا نورالحق نور کی بھرپور مساعی سے منگورہ اور سوات نے قادیانیت کا بھرپور تعاقب کرنے کا وعدہ فرمایا۔

قصبہ میانوالی میں مسلمانوں کی مداخلت سے قادیانی عبادت گاہ تعمیر نہ ہوسکی

ضلع سیالکوٹ میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کے پیروکار وڈیرے، جاگیردار اور زمیندار ہیں اور مسلمانوں کی اکثریت مالی اور ملکیتی اعتبار سے کمزور ہے۔ اپنی چودھراہٹ کے بل بوتے پر قادیانی مسلمانوں کو ہراساں اور خوف زدہ کرتے رہتے ہیں۔ سیالکوٹ اور ضلع گوجرانوالہ کے سنگم پر تحصیل ڈسکہ کا قصبہ میانوالی بنگلہ ہے۔ جہاں پر بارہ تیرہ قادیانی مکانات ہیں۔ قادیانی سندھو برادری سے متعلق جٹ زمیندار اور علاقہ کے چوہدری ہیں۔ تین کنال پر قادیانی عبادت خانہ مرزاڑہ پہلے سے موجود ہے۔ پابندی کے باوجود قادیانیوں نے کئی کنال پر مشتمل نیا مرزاڑہ بنانے کی کوشش کی جس کی اطلاع ہونے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر

نے امیر ضلع الحاج جناب شبیر احمد گیلانی کی ہدایت پر علاقہ کے علمائے کرام اور مسلمانوں سے رابطہ کیا اور مرزائیوں کی تعمیر رکوانے کی کوشش کی۔

اس حوالہ سے ایک وفد امیر ضلع جناب پیر شبیر احمد گیلانی کی قیادت میں ڈی پی او سیالکوٹ سے ملا۔ وفد میں حضرت مولانا فقیر اللہ اختر، جناب تجمل ساغر بٹ، جناب مرزا محمد آصف، حضرت مولانا قاری محمد اسحق نعمانی شامل تھے۔ مرزوائیوں کی تعمیر رکوادی گئی ہے۔ اس حوالہ سے چوہدری محمد زبیر سندھو کے ڈیرہ پر پنچایت بھی ہوئی جس میں چوہدری محمد زبیر سندھو، چوہدری محمد ارشد نمبردار، چوہدری شاہد عمران باجوہ، چوہدری محمد اشفاق سندھو، چوہدری ریاست علی باجوہ، چوہدری سیف اللہ سندھو، راؤ عابد علی، راؤ فرمان علی، آفتاب احمد چغتائی، محمد اکمل مہر، چوہدری مختار احمد سندھو، چوہدری ریاست علی سندھو، چوہدری بشیر احمد سندھو، چوہدری محمد عباس اور چوہدری حسن نواز نے شرکت کی۔ قادیانیوں کی طرف سے چوہدری احسان سندھو قادیانی پیش ہوا۔ پنچایت نے مرزائیوں کی تعمیر روکنے کا فیصلہ دیا۔ قادیانیوں کی طرف سے تعمیر نہ روکنے پر ڈی پی او سیالکوٹ کے حکم پر ایس ایچ او ستراہ ضلع سیالکوٹ نے قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ جبکہ قادیانیوں نے تعمیر بند کردی ہے اور ضمانت قبل از گرفتاری کروالی ہے۔

علاوہ ازیں ردقادیانیت پر میانوالی بنگلہ میں تربیتی پروگرام کرایا گیا۔ کورس سے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے مستقل خطاب کیا۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا رشید احمد ملہی، حضرت مولانا مقصود احمد طور، حضرت مولانا عبدالرحمن کیانی، جناب حافظ محمد جہانزیب، حضرت مولانا احسان اللہ فاروقی، حضرت مولانا محمد افضل، جناب حافظ محمد فاروق اور حضرت مولانا اسد اللہ ڈھلوکا نے بھی خطاب کیا اور مرزائیت کی ملک دشمنی پر روشنی ڈالی۔ علمائے کرام نے مرزائیوں کی تعمیر رکوانے کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔

علاوہ ازیں میانوالی بنگلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی کی گئی۔ علاقہ کے عوام بالخصوص نوجوان طبقہ نے جوش وخروش سے رکنیت سازی قبول کی۔ رکنیت سازی کی تکمیل پر ختم نبوت کا یونٹ بھی قائم کیا گیا۔ جس کے مطابق سرپرست حضرت مولانا رشید احمد ملہی، صدر جناب چوہدری اشفاق سندھو، جنرل سیکرٹری چوہدری شاہد عمران باجوہ، ناظم تبلیغ جناب راؤ عابد علی، ناظم نشر واشاعت جناب آفتاب احمد چغتائی، خزانچی جناب راؤ عرفان احمد، مرکزی نمائندہ حضرت مولانا اسد اللہ ڈھلوکا کو بنایا گیا۔ انتخابات کی نگرانی حضرت مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ مجلس سیالکوٹ نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے ضلع سیالکوٹ کے مختلف علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا اور رکنیت سازی کی اور ختم نبوت کے یونٹ قائم کئے۔ اس موقع پر انہوں نے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت اور مرزائیوں کی شرانگیزی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے جن علاقوں کا

دورہ کیا ان میں قلعہ کالروالا، مانگا، سنکھترہ، ستراہ، چیانوالی، میانوالی بنگل، مرحانہ، سیان، ماجھی پور، دھیر کے، موسی والا، دھاموکے، آدم کے چیمہ، گھلوٹیاں، ڈسکہ، سمبڑیال، معراجکے، بلوراور ترسکہ شامل ہیں۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پانچ روزہ دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے۔ آپ نے حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد کی معیت میں گجرخان جامعہ القاسم میں 29 جون کو بعد نماز مغرب خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء حضرت مولانا عبدالمتین سمیت علمائے کرام سے ملاقات کی۔ 30 جون بعد نماز فجر حضرت مولانا صاحبزادہ محمد حسین خلیفہ مجاز حضرت رائے پوریؒ سے ملاقات کی اور انہیں مجلس کی کارکردگی سے آگاہ کیا اور دعائی درخواست کی۔ حضرت مولانا محمد حسین نے مجلس اور اس کے قائدین ذی وقار کی صحت وسلامتی کی دعا کی۔ 30 جون کو جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد تقویٰ G-9-4 میں دیا۔ جبکہ بعد نماز مغرب جامع مسجد القاسم G-9-2 میں خطاب کیا۔ یکم جولائی صبح نو بجے تا دس بجے جامعہ فاطمۃ الزہراللبنات میں خطاب کیا اور بچیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد دیوان عمر فاروق مرکز F-10 میں خطاب کیا اور بعد نماز عشاء جامع مسجد غفوریہ G-11 میں خطاب کیا۔ 2 جولائی کو جامعہ محمدیہ F-6 میں چار تا ساڑھے پانچ بجے تک طلبہ سے خطاب کیا اور بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروقیہ F-6 میں خطاب کیا۔ 3 جولائی کو بعد نماز ظہر جامعہ قاسمیہ نزد مارگلہ کالج F-6 میں طلبہ سے خطاب کیا اور قبل از عصر جامعہ محمدیہ کے طلبہ سے خطاب کیا اور انہیں سالانہ ردقادیانیت کورس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد سیدنا امیر معاویہ G-7 میں خطاب کیا۔ جلسہ کے مہمان خصوصی پاکستان مسلم لیگ ن کے رہنما جناب راجہ ظفرالحق تھے۔ جنہوں نے اپنے خطاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاندار خدمات پر خراج تحسین پیش کیا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

4-5 جولائی کو مانسہرہ کا دورہ کیا۔ 4 جولائی کو بعد نماز ظہر جامع مسجد بالاکوٹ کے صحن جسے شامیانوں کے ساتھ ڈھانپا ہوا تھا میں جلسہ ہوا جس کی صدارت جناب قاضی خلیل الرحمن خطیب شہر نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی جامع مسجد مانسہرہ کے خطیب حضرت مولانا مفتی وقار الحق عثمانی تھے۔ جلسہ سے حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا اور زلزلہ سے شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی اور شاہ اسماعیل شہید سمیت شہداء کے مزارات پر حاضری دی۔ 4 جولائی کو بعد نماز عشاء جامع مسجد داتہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مذکورہ بالا حضرات نے خطاب کیا۔ 5 جولائی کو بعد نماز ظہر جامع مسجد عطر شیشہ میں خطاب کیا۔ جبکہ بعد نماز عصر جامع مسجد کنگر محلہ میں خطاب ہوا اور مجلس کی ممبر سازی کی گئی۔ 6 جولائی کو صبح نو تا دس بجے جامعہ صدیقیہ لالہ رخ واہ کینٹ میں خطاب کیا اور قبل از نماز ظہر جامع مسجد اہل حدیث G6-1-3 میں منعقدہ حدود کانفرنس میں شرکت کی اور مجلس کی نمائندگی

کی۔ 7 جولائی کو حضرت مولانا شجاع آبادی حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ مجلس اسلام آباد کی معیت میں مری کے دو روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد صدیق اکبر جی پی او میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا اور بعد نماز مغرب جامع مسجد بلال نندی پور میں خطاب کیا۔ 8 جولائی کو بعد نماز ظہر جامع مسجد سنی بینک اور بعد نماز عصر جامع مسجد عثمانیہ جھیکا گلی اور بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروقیہ جنرل بس اسٹینڈ میں خطاب کیا۔ مری میں خطاب کا عنوان این جی اوز کی سرگرمیاں اور ان کا توڑ تھا۔ کافی مقدار میں لٹریچر تقسیم کیا گیا جو سیاحوں کی وساطت سے پورے ملک میں ہوا۔ مری میں پروگرام کے محرک مقامی امیر حضرت مولانا قاری سیف اللہ سیفی عباسی تھے۔ جبکہ جناب قاری محمد طارق، جناب قاری افتخار احمد، جناب قاری محمد اجمل، جناب مفتی فرید احمد آزاد نے بھرپور تعاون کیا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے راولپنڈی کے مدارس عربیہ جامعہ فاروقیہ ڈھمیال کیمپ، جامعہ اسلامیہ صدر، دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار کے طلبہ سے خطاب کیا اور انہیں ردقادیانیت وعیسائیت کورس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی۔ طلبہ کرام نے کافی تعداد میں شرکت کا وعدہ کیا اور اپنے نام پتے لکھوائے۔ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد کی معیت میں انہوں نے سابق صوبائی وزیر اوقاف جناب قاری سعید الرحمن اور حضرت مولانا اشرف علی، جناب بابا عبدالشکور، حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد، جناب قاری حکیم محمد یونس سمیت کئی ایک علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں اور انہیں مجلس کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ نیز جامع مسجد الرحمن میں اجتماع سے خطاب کیا اور برادر محمد تاجر کے عشائیہ میں شرکت کی اور ختم نبوت خط وکتابت کورس کے جناب خالد مبین، جناب حافظ محمد اویس سمیت رفقاء سے ملاقاتیں کیں اور 11 جولائی کو اگلے پروگرام میں چکوال تشریف لے گئے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ چکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ایک روزہ دورہ پر چکوال تشریف لائے۔ جہاں آپ نے دس بجے تا ساڑھے دس بجے تک جامعہ الحبیب میں اساتذہ کرام اور طلبہ سے خطاب فرمایا اور سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی۔ بعد نماز ظہر جامعہ امدادیہ کے طلبہ واساتذہ کرام سے خطاب کیا اور پونے چار بجے سے سوا پانچ بجے تک بھون میں منعقدہ تقابل ادیان کورس سے خطاب کیا۔ جس میں سینکڑوں خواتین اور بچیوں کے علاوہ نوجوانوں نے شرکت کی۔ کورس کا انتظام حضرت مولانا محمد معاذ اور جناب حاجی محمد یعقوب نے کیا۔ سوال وجواب کی نشست بھی منعقد ہوئی۔ چکوال میں آپ نے تحریک خدام اہل سنت کے امیر جناب قاضی ظہور حسین، جمعیت علمائے اسلام اور متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی، جامعہ امدادیہ کے مہتمم جناب قاری جمیل الرحمن سمیت کئی ایک علمائے کرام سے ملاقات کی۔ چکوال میں مجلس کے نمائندہ حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی سمیت علمائے کرام سے مشاورت کے بعد حضرت مولانا محمد معاذ مدرس جامعہ الحبیب مجلس کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے..... ادارہ!

خطبات حکیم العصر: افادات حکیم العصر استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم: تصویب: حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال: ترتیب: حضرت مولانا شبیر حیدر فاروقی: صفحات: ۳۲۴: قیمت: ۱۹۰ روپے: تقسیم کار: مکتبہ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں!

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، سیدی واستاذی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم ملک کے چیدہ چیدہ اساتذہ حدیث میں سے ہیں۔ آپ عرصہ دراز سے حدیث وتفسیر اور علوم اسلامیہ کی حفاظت ونشر واشاعت میں مصروف ہیں۔ استاذ جی! کے درس کی خوبی یہ ہے کہ نفس کتاب کو سمجھاتے ہیں اور ایسی دل لبھانے والی تقریر فرماتے ہیں کہ غبی سے غبی طالب علم بھی محروم نہیں رہتا۔ استاذ جی! قطب الارشاد حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری سے متعلق ہوئے اور حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ ارشد حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم سے مجاز ہوئے۔ آپ سالہا سال سے ہر منگل کو طلبہ کرام اور مریدین سے اصلاحی خطاب فرماتے ہیں۔ اللہ پاک برادرم حضرت مفتی ظفر اقبال مدظلہ ناظم جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ آپ نے استاذ جی! کے مواعظ حسنہ کو منظر عام پر لانے کی سعی فرمائی۔ زیر تبصرہ کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ کتاب کے مستند ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ کتاب حضرت حکیم العصر مدظلہ کے خطاب ومواعظ کا مجموعہ ہے اور عوام وخواص کے لئے یکساں مفید ہے۔

تاریخی دستاویز: مرتبہ: الحاج حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی: صفحات: ۷۵۰: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

الحاج حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی زیدمجدہ مخلص بزرگ ہیں۔ اکابرین علمائے حق کی تصنیفات میں سے اقتباسات جمع کر کے خوبصورت ترتیب سے پیش کرنے میں ذوق سلیم کے مالک ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب فتنہ قادیانیت کے لئے مجاہدین ختم نبوت کی کاوشوں پر مبنی تاریخی دستاویز آپ کی کاوش ہے جو مختلف اکابر علمائے دیوبند کی تحریرات کا مجموعہ ہے۔ قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی تقریظ اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی تقدیم نے کتاب کی اہمیت وافادیت کو سند فراہم کر دی ہے۔ مندرجہ بالا کتاب میں عجیب وغریب واقعات درج کر دیئے گئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ایمان کو جلا ملتی ہے۔ اللہ کرے ذوق قلم اور زیادہ ہو۔

نوادرات شیرکوٹی: ملفوظات، علمی نکات حضرت مولانا سعیدالدین شیرکوٹی فاضل دیوبند: تالیف: جناب محمد اورنگ زیب اعوان: صفحات: ۲۶۳: قیمت: ۱۰۵ روپے!

حضرت مولانا سعید الدین شیرکوٹی مدظلہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور اکابرین دیوبند کے عاشق صادق ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب آپ کے ملفوظات، علمی نکات، تاریخی واقعات، دینی بیانات، ادبیات اور شاعری کا حسین انتخاب ہے۔ جسے فاضل نوجوان جناب محمد اورنگ زیب اعوان نے مرتب کیا ہے۔ نظم ونثر میں ابوالکلام وقت کے عنوان سے فاضل اجل حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی، جلال وجمال کا پیکر کے عنوان سے صوبہ سرحد کے معروف کالم نگار جناب ڈاکٹر ظہور احمد اعوان نے انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اکابرین علمائے اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کی عظیم الشان قربانیوں، محنتوں، دین اسلام کی حفاظت ودعوت سے متعلق عجیب وغریب واقعات سامنے آتے ہیں۔ کتاب ہذا مکتبہ رشیدیہ اردو بازار ڈھکی نعلبندی پشاور سے دستیاب ہے۔ کتاب کو تصاویر سے مزین کیا گیا ہے جو اہل حق کے طرز سے مطابقت نہیں رکھتا۔

قرآن اور صدیق اکبرؓ... قرآن اور عائشہ صدیقہؓ: مولفہ: حضرت مولانا محمد ندیم قاسمی: صفحات: ۳۲ صفحات: ۳۲: قیمت درج نہیں: ناشر: مکتبہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور ضلع سیالکوٹ!

حبیبہ حبیب خدا صدیقہ کائنات، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان اور برات میں نازل ہونے والی آیات اور اس کا تفصیلی پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ مصنف فاضل نوجوان ہیں۔ مختلف اکابرین کے خطبات ومواعظ کے کئی ایک مجموعے پیش کر چکے ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں کتابچے ان کی محنت وکاوش کا نتیجہ ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عظمت قرآن پاک سے ثابت کی گئی ہے۔

(۵) **تحفظ ناموس رسالت اور عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید:** مرتبہ: جناب محمد امیر القادری: صفحات: ۲۷۲: قیمت: ۱۵۰ روپے: ملنے کا پتہ: مکتبہ ختم نبوت ۳۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور!

جناب عبدالرحمٰن عامر چیمہ راولپنڈی ڈھوک کشمیریاں کے رہنے والے تھے۔ راولپنڈی میں جامع ہائی سکول سے میٹرک اور سرسید کالج راولپنڈی سے ایف ایس سی کیا۔ نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد سے بی ایس سی کیا۔ مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جرمن میں منیشن گلیڈ باج یونیورسٹی آف اپلائیڈ سائنز کے شعبہ ٹیکسٹائل کے تین سمسٹر پاس کرنے کے بعد چوتھے اور آخری سمسٹر کی تیاری جاری تھی کہ یورپین اخبارات کی طرح جرمن کے اخبارات نے گستاخانہ خاکے شائع کئے تو عامر چیمہ کی ملی اور ایمانی غیرت برداشت نہ کر سکی اور گستاخ ایڈیٹر پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ گرفتار ہوا۔ پولیس نے ماورائے عدالت تیز دھار آلے سے شہید کی شاہ رگ کاٹ کر صیہونی ایجنڈے کی تکمیل کی۔ جناب محمد امیر القادری حضرت مولانا پیر امین الحسنات بھیرہ کے مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں۔ انہوں نے عامر چیمہ شہید پر لکھے جانے والے اخباری کالموں اور خبروں کو احسن انداز سے ترتیب دیا۔ اسلامک میڈیا سنٹر دربار مارکیٹ نے اسے شائع کیا۔ چونکہ کتاب عجلت میں تیار ہوئی جس میں بہت سی قابل اصلاح چیزیں رہ گئیں۔ امید کہ مصنف آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

اجلاس ارکین مجلس عمومی۔ سہ سالہ مرکزی انتخابات
سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور سالانہ ردقادیانیت کورس

☆...... 22 ستمبر 2006ء بروز جمعۃ المبارک کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں صبح کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوگا۔ جس میں صرف مجلس عمومی کے ارکان شریک ہوں گے اور آئندہ سہ سال کے لئے امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کا انتخاب کریں گے۔

تمام جماعتی رفقاء سے اپیل کی جاتی ہے کہ:

☆...... اپنے اپنے حلقہ کی مقامی مجالس کے انتخاب مکمل کریں اور مجلس عمومی کے لئے منتخب ہونے والے اراکین کے فارم مکمل کر کے ارسال کریں۔ مکمل پتہ جات سے آگاہ فرمائیں۔ تاکہ انہیں دعوت نامے جاری کئے جاسکیں۔

☆...... امسال چھبیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر میں 21-22 ستمبر 2006ء بروز جمعرات، جمعہ کو ہوگی۔

☆...... کانفرنس کے موقع پر سالانہ ردقادیانیت کورس مسلم کالونی چناب نگر کے شرکاء سال 1427ھ کو اسناد، وظائف، انعامی کتب دی جائیں گی۔

☆...... سالانہ ردقادیانیت کورس کے لئے اپنے علاقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو بھجوائیں۔

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 4514122

لانبی بعدی

بمقام

جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

کورس ردقادیانیت وعیسائیت

خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

یکم تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۷ھ

26 اگست تا 19 ستمبر 2006ء

نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم ◉ درجہ رابعہ ◉ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردقادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور بہتر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
- پتہ ترسیل درخواست: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 4514122

زیر اہتمام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◉ چناب نگر ◉ چنیوٹ ضلع جھنگ

فون: 047-6212611

شعبہ کتب و درس نظامی کا اجراء

10 شوال 1427 ہجری سے داخلہ شروع ہوگا۔ انشاء اللہ!

☆…… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے نئے تعلیمی سال شوال 1427ھ سے مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں شعبہ کتب و درس نظامی کے آغاز کا فیصلہ کیا ہے۔

☆…… درجہ کتب کے تعلیمی نظام کی سرپرستی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی باب العلوم کہروڑپکا فرمائیں گے۔

☆…… اس وقت مدرسہ ہذا میں شعبہ حفظ وقرأت، گردان اور پرائمری تک سکول کی تعلیم کا اہتمام ہے۔ ہر ماہ ان کا تعلیمی ٹیسٹ ہوتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں کئی طلباء نے باقاعدہ پرائمری کا محکمہ تعلیم کے تحت امتحان پاس کیا۔

☆…… اس سال شوال سے درجہ فارسی کے تینوں درجوں کا داخلہ ہوگا۔ حفاظ طلباء اور پرائمری پاس طلباء کو شعبہ فارسی کے ساتھ وفاق المدارس کے نصاب کے تحت مڈل کی تیاری کرائی جائے گی۔

☆…… آئندہ ہر سال ایک ایک درجہ بڑھا کر اسے خامسہ تک لے جایا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز! اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو تقابل ادیان کی خصوصی طور پر تیاری کرائی جائے گی۔

☆…… حفاظ طلباء اور پرائمری پاس طلباء جو وفاق کے نصاب کے تحت درجہ فارسی اور مڈل کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں داخلہ حاصل کرنے کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان رابطہ کریں۔

☆…… درجہ کتب کے طلباء کے لئے ناشتہ، کھانا، کتب اور مزید سہولیات دی جائیں گی۔

شعبہ نشر واشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 4514122

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. NO. M-108

فرما گئے یہ ھادی ۞ لا نبی بعدی

دوروزہ پچیسویں سالانہ تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس

۲۷، ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ / 21-22 ستمبر 2006ء جمعرات، جمعہ

بمقام جامع مسجد ختمِ نبوت مسلم کالونی چناب نگر

توحیدِ باری تعالیٰ

سیرتِ خاتم الانبیاء

مسئلہ ختمِ نبوۃ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

عظمتِ صحابہ و اہلِ بیت

اتحادِ اُمت

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

سہ سالہ مرکزی انتخابات کا انعقاد 22 ستمبر بروز جمعہ صبح 9 بجے مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں ہوگا

جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شرکاء کورس ردِ قادیانیت میں اسناد و انعامات تقسیم ہوں گے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ۞ چناب نگر ۞ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

فون ملتان: 061-4514122 چناب نگر: 047-6212611

قیمت فی شمارہ -/10 روپے قیمت سالانہ -/100 روپے